THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, 7th May, 2010
(61st Session)
Volume V No.06
(Nos.1-14)

CONTENTS

		Pages
1	Recitation from the Holy Quran……………………………….	1
2	Questions and Answers……….………………………………	2-48
3	Leave of Absence……………………………..……………	49
4	Laying of Report on Disaster Management Authority 2009 …..	50-52

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume V	**SP. V(06)/2010**
No.06	130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, 7th May, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty four minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

لُعِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُۥدَ وَعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ ۚ
ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا۟ وَّكَانُوا۟ يَعْتَدُونَ۔ كَانُوا۟ لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ
لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَفْعَلُونَ۔ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ لَبِئْسَ مَا
قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِى ٱلْعَذَابِ هُمْ خَٰلِدُونَ۔ وَلَوْ
كَانُوا۟ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلنَّبِىِّ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا ٱتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِنَّ
كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ۔

ترجمہ: جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کیے جاتے تھے۔ (اور) برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے۔ بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔ تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا ہے برا ہے (وہ یہ) کہ اللہ ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے۔ اور اگر وہ اللہ پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو

دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر بد کردار ہیں۔ (سورۃ المائدہ۔ آیات 78 تا 81)

Questions and Answers

Mr. Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We may take up questions, Dr. Ismail Buledi *Sahib*.

[1]@167. ***Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the number of cases of murder, kidnapping and terrorism disposed off by each High Court during the last two years indicating also the number of cases pending in each High Court?

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan (Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs): According to the information received from the High Courts for the last two years, the position is as under:—

S.No.	Name of Court	Cases disposed of (Murder, Kidnapping and Terrorism)	Cases Pending
1	Lahore High Court	10988	14267
2	High Court of Sindh	223	478
3	Peshawar High Court	126	149
4	High Court of Balochistan	171	183

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ سوال پہلے بھی آیا تھا اور آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے اس کو آج کے اجلاس میں دوبارہ لگوا دیا۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور ان لوگوں سے متعلق ہے جو جیلوں میں بند ہیں یا اغوا اور دہشت گردی کے cases کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی چھ چھ مہینوں تک پیشی نہیں ہوتی۔ ہم چونکہ اس House میں ہیں، وہ بے چارے فریاد کرتے ہیں کہ ان کی آواز ایوانِ بالا اور اقتدار والوں تک پہنچائی جائے۔ منسٹر صاحب نے یہاں تفصیل دی ہے کہ

[1] @ *Deferred from the 30th April, 2010*

High Courts میں cases 10988 ہیں، سندھ ہائی کورٹ میں cases 223 ہیں، پشاور ہائی کورٹ میں cases 136 ہیں، بلوچستان میں cases 171 ہیں، اس کے ساتھ زیر التوا مقدمات کے figures دیے گئے ہیں۔ میرا question یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ اگر ہائی کورٹس میں ججوں کی کمی ہے یا کوئی دوسری مشکلات ہیں تو حکومت ان کو حل کرے۔ اگر کوئی بے گناہ بندہ چار پانچ سال جیل میں گزارتا ہے اور اس کی پیشی کی تاریخ آجاتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ آپ بے گناہ ہیں، آپ کو رہا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال یہ ہے کہ زیر التواء مقدمات کی figure اتنی زیادہ کیوں ہے؟ یہ جمہوری حکومت ہے، آپ ان مقدمات کو کم کرنے کے لیے انہیں ہدایات جاری کریں۔ وزیر صاحب اس کو کس طرح cover کریں گے تاکہ زیر التواء مقدمات ختم ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ وزیر صاحب۔

Senator Dr. Zaheer–ud–din Babar Awan: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you, Mr. Chairman. Basically the question was put and on the last fixation of the question, I apprised the honourable House that we have received the reply from the two High Courts and now we have received all the replies which are before the honourable House. There is no indication from any High Court that the pendency is because of want of judges, had there been such a situation because recently many judges were appointed as you know. Whatever demand comes from the provinces, Federal Government acts upon it forthwith after completing the formalities, number one and number two, there are numerous reasons for the pendency however, I can not go into that, that relates to the internal working of the judiciary, but I will convey the concern of my friend to the relevant quarters that if there is any particular circumstance کہ کہاں پر ان لوگوں کو پیش نہیں کیا جاتا کیونکہ پیشی ان لوگوں کی ہوتی ہے جو

under trial جو ہوں، appeal cases ان کا trial ہوتے ہیں نہیں ہوتا everybody knows. جو لوگ under trial ہیں ان کے لیے Code of Criminal Procedure کی دفعہ 167 میں لکھا ہوا ہے کہ ان کی adjournment 14 days سے زیادہ ہو ہی نہیں سکتی، اس لیے کہ every 14 days, they have to be brought before the court of the trial and then of course the court records the reasons and adjournment is granted. However, the point is well taken میں انہوں نے جو کہا میں اس کو پھر دیکھ لیتا ہوں، relevant trial courts کی کیا pendency سے پھر معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہاں پوزیشن ہے۔ کیا کوئی ایسی عدالت ہے جو کسی ملزم کو پیش کیے بغیر ہی اس کو جیل میں رکھ رہی ہے؟ ایسا ہو نہیں سکتا، عملاً اگر ایسا ہے تو this is violation not only the law but the Constitution as well.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ زاہد صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاہور ہائی کورٹ نے 10988 cases نمٹا دیے ہیں لیکن زیر التواء مقدمات 14267 ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اس صوبے میں مقدمات ہیں اور دوسرے صوبوں میں اتنی تعداد نہیں ہے؟ دوسرا یہ کہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں وہ آدمی جا سکتا ہے جس کے پاس پیسہ ہو اور وہ وکیل hire کر سکتا ہو لیکن جو Civil Judges and Session Judges کی عدالتیں ہیں، وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ ادھر جو غریب لوگ رلتے رہتے ہیں اور وہاں پر ایک ایک مقدمہ تیس تیس، پینتیس پینتیس سال تک چلتا رہتا ہے تو کیا وہ اس پر کوئی check رکھتے ہیں کہ وہ ان مقدمات کو اتنے عرصے کے بعد نمٹا سکتے ہیں؟ پنجاب میں مقدمات کی ratio اتنی زیادہ کیوں ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: دیکھیں پنجاب کی آبادی دس کروڑ سے زیادہ ہے، اس لیے اگر آپ اس اعتبار سے ratio نکالیں تو I don't think so that it is not commensurate with the people who live over there, number one and number two جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مقدمات تیس تیس، پینتیس پینتیس سال تک چلتے رہتے ہیں، I think there is hardly any case which is pending for the last

thirty years or thirty five years, because after the restoration of the judiciary and after the restoration of the democracy simultaneously, we are taking all the steps possible جن کے ذریعے یہ کوشش کی جا سکے کہ expeditious trial and expeditious disposal ہو۔ Recently Criminal Procedure Code بھی amend ہو گیا ہے، اس کے ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ یا ادارے جو powerful ہیں شاید انہوں نے عدالتوں سے کسی طریقے سے stay order لیے ہوئے ہوں۔ یہ لکھا ہوا ہے کہ جہاں پر حکومت ہو گی وہاں پر چھ مہینوں کے لیے stay order ہو گا، باقی بھی notice کے بغیر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا مقدمہ ہو اور ہمارے notice میں آئے تو ہم اسے فوراً take up بھی کریں گے لیکن mostly the cases are decided now, not pending for thirty years and thirty five years. There may be a case which is pending اگر کوئی دوسرا فریق litigation میں چلا گیا، اس طرح کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کیا paupers کے لیے کوئی وکیل حکومت دیتی ہے تو اس کی provision موجود ہے کہ جہاں جہاں criminal trial ہوتا ہے اگر کوئی ملزم یہ کہے کہ وہ وکیل engage نہیں کر سکتا تو قانون میں provision موجود ہے، عدالت اس کو سرکاری خرچ پر وکیل کی خدمات دے دیتی ہے۔ پچھلے دنوں ہم نے بھی ایک کوشش کی اگرچہ وہ یہاں اس ایوان سے carry نہیں ہو سکی جو Public Defender's Act تھا اس کا purpose یہی تھا کہ جو ایسے paupers ہیں، جو اپنے خرچ پر وکیل مقرر نہیں کر سکتے ان کو سرکاری خرچ پر یہ معاونت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر مالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی گرفتار ہو اور اس کو عدالت کے سامنے پیش نہ کیا جائے تو یہ قانون اور آئین کی پامالی ہے۔ میری وزیر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ گیارہ سو کے قریب missing persons جو گزشتہ پانچ چھ سال سے بلوچستان اور ملک کے دوسرے حصوں سے ہیں، اب تک ان کو پیش نہیں کیا گیا ہے۔ کیا یہ لوگ اتنے طاقتور ہیں کہ آئین اور قانون سے بالاتر ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جہاں تک missing persons کی تعداد کا تعلق ہے لوگ اس پر dispute کرتے ہیں، somebody says 1100, یہ کوئی چار پانچ ہزار سے شروع ہوئے اور ایک سو کے قریب آکر رکے، سپریم کورٹ میں بھی اس پر بات ہوئی۔ I don't want to get into that figure controversy but this is not an admitted position. اس کے علاوہ جہاں تک missing persons کے بارے میں sensitization at the level of the Federal Government, I can assure you recently ہم نے we have constituted a Commission which is سپریم کورٹ کے order کے مطابق headed by a very senior Judge coming from Sindh, who is the retired Judge and they are on it اور باقی جو ادارے ہیں جہاں جہاں سے ممکن ہو سکا اور میں یہ بھی on record لانا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کے دور میں missing persons recovered بھی ہوئے ہیں اور ان کو سامنے بھی لایا گیا۔ عدالتوں میں ایسی کوئی صورت موجود نہیں ہے کہ جیلوں کے اندر اگر کسی کو رکھا جائے تو وہ درخواست نہیں دے سکتا، writ jurisdiction is there, *suo motu* is there. The Complaint Cell of the government is also there and we are all here to help out to trace those people who are missing during the last regime.

جناب چیئرمین: جی صالح شاہ صاحب۔ آپ سوال repeat نہ کیجیے گا۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں محترم وزیر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے کزن کا بیٹا مقدم شاہ۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ: سوال یہی ہے کہ لاپتا افراد میں میرے کزن کا بیٹا بھی تھا، وہ دبئی سے جب یہاں آیا تو اس کی حالت بالکل پاگلوں جیسی تھی۔ اس کے پاس جتنے documents, passport etc., تھے وہ بھی گم ہو گئے تھے۔ تقریباً نو مہینوں سے ہم اس کے چکر میں پھر رہے تھے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب سوال کریں۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ: جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ وہ کوٹ لکھپت جیل، لاہور میں اب تک پڑا ہوا ہے۔ میرے پاس اس کے documents اور شناختی کارڈ وغیرہ تھے، ہم لوگوں نے یہ تمام چیزیں عدالت میں پیش کیں تو Session Judge نے اس کی رہائی کا حکم دیا لیکن اب تک اس کو رہائی نہیں مل سکی، وہ اب تک اسی جیل میں بند ہے۔ میں اس جیل کے Superintendent کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ پولیس نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ افغانی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ افغانی نہیں ہے۔ وہ اب تک اسی جیل میں قید ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا یہ سوال تو نہیں ہوا ناں۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ: سوال یہی ہے کہ وہ بھی ان لاپتا لوگوں میں سے ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب آپ اس کو دیکھ لیجیے گا۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): جناب چیئرمین! میری humble submission ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس بھی چل رہا ہے تو وزراء صاحبان کے سوالات یہاں پر بھی ہیں، میری درخواست ہے کہ خورشید صاحب اور وزارت مواصلات کے سوالات پہلے لے لیے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے ان کے سوالات پہلے لے لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی سوال کریں، آپ لوگ تو statements دے رہے ہیں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب: کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمانا پسند کریں گے کہ چوبیس سو افراد کو مالاکنڈ ڈویژن سے اٹھایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا متعلقہ سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جی طلحہ صاحب! آپ کا کیا سوال ہے؟ Relevant ہو تو بتائیے گا۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ 14267 زیر التواء مقدمات ہیں، 10988 کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ دو سال میں انہوں نے clear کیے ہیں۔ میرا ان سے relevant and short question ہے کہ کیا دو سال میں جرائم کی شرح بڑھی ہے یا یہ فیصلے دیر سے ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔ اس کے بعد اگلے سوال پر آجائیں گے۔

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: Mr. Chairman, If we look at the answer by itself, it says "cases disposed of murder, kidnapping and terrorism and pending cases", this is the number of the cases which have not been decided as yet and this does not denote that there is hike in the crime or the crime has increased.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر سومرو صاحب next question آپ کا ہے۔ آپ جلدی سے سوال کر لیجئے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اس میں جو مقدمات کی تعداد بتائی گئی ہے۔ دو سال میں اگر لاہور ہائیکورٹ والے 10988 مقدمات نمٹاتے ہیں تو سندھ ہائیکورٹ، پشاور ہائیکورٹ اور بلوچستان ہائیکورٹ والے علی الترتیب صرف 171 ,223,126 نمٹاتے ہیں، اتنا فرق کیوں ہے؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، .Thank you جواب دے دیجئے .please

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: This Question is for the judges who have disposed of good number of cases. However, what occurs to my mind is, Mr. Chairman,
میرے ذہن میں جو آتا ہے اس سوال کے نتیجے میں، وہ یہ ہے کہ population کے اعتبار سے چھوٹے صوبوں میں جرائم کی ratio بھی کم ہے اور litigation بھی بعض صوبوں میں زیادہ نہیں ہوتی۔ بعض صوبوں میں litigation کا رواج ہے۔ بعض جگہوں پر بہت سارے minor cases کی litigation نہیں ہوتی۔

Mr. Chairman: Ok, next Question Khalid Mehmood Soomro *Sahib*.

44. ***Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the construction work on. Circular Road, Larkana has been started since long, if so, the time by which the same will be completed;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct Larkana By pass road from Naudero Road−Ratto Dero Road to Viggon Road, if so, the details thereof; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct Viggon Bypass, if so, when?

Dr. Arbab Alamgir Khan: (a) 1. Length of Larkana. Circular Road is 37 km. NHA will construct following two segments and the rest District Government:—

i. 11 Km. (2−1ane) Larkana City Bypass from Lal Buldish Bugti village to Pianil Gopang village, both situated on Indus Highway (N−55) as a part of Sehwan − Ratodero Additional Carriageway (ACW) Project being implemented with the financial assistance of Japan International Cooperation Agency.

ii. 4 Km. Naudero Road (Dudai village) to Pianil Gopang village N−55 is a component of Larkana Package City portion. Work is pending due to financial constraints.

2. Status of District Government roads:

i. 14 Km. Naudero Road (Dudai village) − Mohenjodaro Road (Unar Pump) is black topped.

ii. 8 Km. Mohenjodaro Road (Unar Pump) to N−55 (Lal Bukhsh Bugti village) is ongoing alongwith on Rice Canal.

3. NHA, is taking up dualization of existing N−55 traversing Larkana. City (9 km). Draft PC−1 is being scrutinized for clearance by NHA Executive Board before submission to CDWP/ECNEC. Project will be implemented in FY 2010−11 subject to availability of funds.

(b) No such scheme is under consideration by NHA.

(c) Viggon is situated on Sehwan-Ratodero (N-55), NHA has planned to construct a. 2.4 km bypass at this location under Sehwan Ratoduo ACW Project (200 km). Consultant is mobilized and tenders for civil works are under evaluation. Work is likely to commence by July-2010 for completion in 36 months *i.e.* by July-2013.

Mr. Chairman: Any supplementary? Briefly بتائیے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں نے ایک تو لاڑکانہ Circular Road کے بارے میں پوچھا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، Minister for Communication ہیں ابھی، انہوں نے جانا بھی ہے، ٹھیک ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: انہوں نے بتایا ہے کہ جی ہم کر رہے ہیں بائی پاس سے فلاں فلاں جگہوں پر لیکن بائی پاس سے لاڑکانہ میں کوئی کام اب تک نہیں ہوا اور بتایا گیا ہے کہ ہم کام کر رہے ہیں حالانکہ وہاں پر کوئی کام نہیں ہوا۔ میرا تعلق لاڑکانہ شہر سے ہے۔ نمبر دو، لاڑکانہ رتوڈیرو تا وگن وغیرہ کے بارے میں، میں نے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ N-55 تک چار کلومیٹر کا حصہ ہے جو ہم بنائیں گے۔ اس کے آگے انہوں نے نوڈیرو روڈ اور موہنجودڑو روڈ سب لکھا ہے لیکن وہاں پر لکی غلام شاہ سے جو لاڑکانہ روڈ بن رہی ہے وہ بھی اسی صورت میں بند پڑی ہے۔ عرصے سے کام تقریباً رکا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ question کر لیجئے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جی میں question کر رہا ہوں۔ لاڑکانہ سے موہنجودڑو روڈ بھی اسی حالت میں ہے۔ یہ بند پڑے ہوئے کام کب شروع ہوں گے؟ ہم لاڑکانہ کے لوگ پتھروں کے درمیان سے گزرتے ہیں۔ پتھر پڑے ہوئے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہے وہاں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، وزیر صاحب please جواب دے دیجئے گا۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ (وزیر مملکت برائے مواصلات): یہ projects جو انہوں نے پوچھے ہیں ان کو ایکنک کے پاس بھیجا جا رہا ہے for approval. اس کا procedure پورا ہو چکا ہے اور ہم نے کسی جگہ جواب میں یہ نہیں کہا کہ یہ شروع ہو چکے ہیں۔ جواب یہاں سے شروع ہوتا

ہے کہ We will construct, will کا لفظ ہے۔ اس کا جو سارا procedure ہے اس میں CDWP کے لیے، ECNEC کے لیے NHA کے Executive Board سے clearance لی جا رہی ہے اور وہ بڑی جلدی شروع ہو رہے ہیں۔ جہاں تک یہ 37 کلومیٹر سڑک کا تعلق ہے جس میں دو پورشن ہیں، ایک 11 کلومیٹر ہے اور دوسرا چار کلومیٹر ہے، این ایچ اے، Ministry of Communication اس کو take up کر رہی ہے اور جو یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں بن رہا اس کا status بڑا clear لکھا ہوا ہے کہ district government بنا رہی ہے۔ ایک چودہ کلومیٹر ہے اور ایک آٹھ کلومیٹر ہے جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔ وہ Provincial district government اس کو بنا رہی ہے اور وہ ہماری domain میں نہیں ہے۔ ہمارا تو وہاں پر ایک بہت بڑا project چل رہا ہے جس میں سیہون، رتو ڈیرو JICA additional carriage project کے ذریعے ہم بنا رہے ہیں اور یہ بڑی اچھی سڑک latest stage پر ہے اور میرا خیال ہے جولائی 2010 سے شاید یہ شروع ہو جائے۔

جناب چیئرمین: سردار لغاری صاحب، اچھا جی سومرو صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: پتھر سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں، لوگ چل نہیں سکتے۔ گاڑیاں تباہ ہو گئیں ہیں۔ اگر آپ کا منصوبہ نہیں ہے تو پتھر تو اٹھا دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک، ٹھیک، Thank you. جی سردار صاحب۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین، میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جواب دے دیجئے۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: میں گزارش کرتا چلوں کہ جب سڑکیں بنیں گی، یہ تو معزز ممبر صاحب ہماری تائید کر رہے ہیں کہ وہاں پر پتھر پڑا ہے، کام ہو رہا ہے۔ اس کے بعد تو میرا خیال ہے ان کا سوال بنتا ہی نہیں ہے۔ موقع پر کام ہو رہا ہے اور میرے پاس اس کی تفصیل ہے کہ کتنے projects ہیں، وہ آٹھ دس projects ہیں۔ کسی پر اس وقت 68% کام مکمل ہے۔ کسی پر 61% ہے، کسی پر 32% ہے۔ ایسے مختلف projects ہیں۔ جب سڑکیں بنیں گی تو پتھر تو وہاں پر ہو گا ہی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: کام نہیں ہو رہا ہے جی، کام نہیں ہو رہا۔

Mr. Chairman: Thank you, thank you.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: شکریہ چیئرمین صاحب، اسی سوال سے related میرا supplementary ہے۔ وہ شاید ایک بہت important national policy issue بھی ہے۔ جو bypasses بنتے ہیں یہ اسی لیے بنتے ہیں کہ شہر میں اتنی گنجان آبادی ہو جاتی ہے کہ وہاں پر آمدورفت وغیرہ میں مختلف رکاوٹیں اور obstacles ہوتی ہیں۔ اسی لیے bypasses بنائے جاتے ہیں۔ جو بنائے جاتے ہیں وہ بڑی exorbitant amount کے ساتھ اور national construction کے اندر ان کا سارا criterion ہے۔

جناب چیئرمین: Please question کر لیجئے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: Sir, question یہ ہے کہ bypasses پر آبادیاں قائم ہو جاتی ہیں جس سے bypasses کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ کوئی ایسی پالیسی لے کر آرہے ہیں کہ bypasses پر construction کو روکا جائے۔

Mr. Chairman: Thank you, yes, Minister *Sahib*.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! اس پر پہلے ہی پالیسی موجود ہے اور without NOC from the National Highway Authority کوئی construction نہیں ہوتی لیکن کئی جگہیں ایسی بھی ہیں کہ اگر وہاں bypass بنتا ہے تو suppose اگر کسی گاؤں کے ساتھ سے اس کا route ہے تو آبادی فوراً وہاں سے displace تو نہیں ہو سکتی۔ وہاں ہماری مشکلات ضرور ہیں لیکن عام طور پر ہم ایسی اجازت نہیں دیتے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: اس وقت جو بلوچستان میں bypasses ہیں اس سے بڑی کوئی مثال ہی نہیں، میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ وہ visit کر لیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: اس حوالے سے میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ فنڈ تو سارے لاڑکانہ جا رہے ہیں اور ڈاکٹر صاحب رو رہے ہیں، میں Minister Sahib سے گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے فنڈ جو آپ لوگوں نے بند کیے ہوئے ہیں این ایچ اے کے ان کو کم از کم release

کریں اور اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ وہاں جو pressure group بن گئے ہیں، لوگ influence کر رہے ہیں ٹھیکوں میں، میری آپ سے گزارش ہے کہ ان کو transparent کریں نہیں تو ہم لوگ بہت چیخیں گے اگر یہی طریقہ کار رہا۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Minister Sahib.

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین، میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز سینیٹر صاحب نے صحیح نشان دہی کی ہے۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے وہاں کے فنڈ کے متعلق جو انہوں نے فرمایا ہے، ہماری تین دن سے Ministry of Finance and Ministry of Planning کے ساتھ مسلسل meeting ہو رہی ہے اور آج بھی تین بجے Ministry of Communication سینیٹ کی sub–committee کی meeting ہو رہی ہے۔ خان صاحب بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں جو اس کے چیئرمین ہیں۔ اس میں تمام concerned لوگ آئیں گے اور وہ specific بلوچستان اور پختونخوا کے حوالے سے projects کی financing کے لیے ہے اور ہمارا ان سے مطالبہ ہے کہ پانچ بلین ان دو صوبوں کے projects کے لیے دیئے جائیں۔ میرا خیال ہے، آج ہمیں امید ہے، unofficially convey کر دیا گیا ہے کہ آپ کو دے رہے ہیں۔ آج تین بجے والی meeting میں اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب، اگلا سوال نمبر 47 ہے کیونکہ Labour Minister Sahib نے National Assembly جانا ہے۔

47. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Labour and Manpower be pleased to state:

(a) the number of training institutes for industrial workers in district Haripur indicating also the number of workers trained by each institute during the last five years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish more such institutes in that district, if so, the details thereof?

Syed Khursheed Ahmed Shah (Minister for Lahour and Manpower): (a) There is only one Directorate of Workers Education, Regional Centre, working in District Haripur, who educated/trained and provided awareness to 7430 participants on different labour related issue during last five years.

(b) It is stated that no proposal for establishment of more institutes are under consideration in that District.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جی، میرا ان سے سوال یہ ہے، انہوں نے کہا کہ ہری پور میں 7430 افراد کو training دی گئی ہے۔ یہ مجھے بتا دیں کہ ان افراد کا تعلق کن صنعتوں سے ہے؟ انہیں کن کن فیلڈز اور شعبوں میں تربیت دی گئی ہے اور جو یہ کہہ رہے ہیں ان میں انسپکٹرز کی کیا تعداد ہے؟ اس سنٹر میں تربیت کے لیے افراد کی selection کا کیا طریقہ کار ہے اور مزید ادارے، یہ کہہ رہے ہیں کہ زیر غور نہیں ہیں، جو انہوں نے جواب دیا ہے۔ وہ زیر غور کیوں نہیں ہیں؟ وہ علاقہ تو بہت بڑا ہو گیا ہے۔ وہاں پر لاکھوں کی تعداد ہے۔

سید خورشید احمد شاہ: معزز ممبر سوال repeat کر دیں۔

جناب چیئرمین: پھر سے سوال کیجئے گا طلحہ محمود صاحب، شاہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: Sir ایک تو اس میں، شاہ صاحب لکھ لیں جی، 7430 افراد کو training دی گئی ہے۔ ان افراد کا تعلق کن صنعتوں سے ہے؟ انہیں کن شعبوں میں تربیت دی گئی ہے اور اس سنٹر میں تربیت کے لیے افراد کی selection کا طریقہ کار کیا ہے اور آپ نے یہ لکھا ہے کہ آئندہ اس ادارے کے مزید سنٹرز اس ضلعے میں قائم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے جبکہ population تو بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب والا! الگ الگ technologies میں training دی جاتی ہے۔ Electrician, plumber, mechanic کی training دی جاتی ہے۔ الگ الگ field

میں training دی گئی ہے اور generally جتنے لوگ NTB کو apply کرتے ہیں، ان کو ہم صوبہ وار موقع دیتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو ایک ہی district کی یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ اسلام آباد میں یا کسی جگہ بھی تربیت دی جاتی ہے تو جو نزدیک کے علاقے ہیں ان کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور سندھ سے اور پنجاب کے دور دراز علاقوں سے کم لوگ آتے ہیں۔ مقامی لوگوں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اچھے لوگ مل بھی جاتے ہیں۔ Training بند نہیں ہے، training چلتی رہتی ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! اداروں کا نہیں بتایا۔

جناب چیئرمین: اداروں کے متعلق بھی بتا دیجیے، اداروں کے متعلق بھی پوچھا تھا۔

سید خورشید احمد شاہ: یہ تو پختونخوا کے training centres ہیں ان میں training دی جاتی ہے۔ کچھ ہمارے اپنے NTB کے ادارے ہیں وہاں پر بھی تربیت دی جاتی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب والا! کیا کچھ ہمارے علاقے میں بھی کام ہو رہا ہے؟ اگر وزیر صاحب بتائیں تو مہربانی ہو گی۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب والا! میں عرض کروں کہ ابھی ہم نے ایک نئی پالیسی بنائی ہے ہمیں اس وقت technical education کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اب دنیا میں raw قسم کی labour نہیں لی جاتی۔ اب ہمیں جو demand آ رہی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں technical side workers دیے جائیں۔ جو لوگ صرف مزدور ہوتے ہیں ان کی demand اب کم ہو رہی ہے اور ان کو پیکیج بھی بہت کم دیا جاتا ہے یعنی نو یا دس ہزار روپے کا پیکیج ملتا ہے۔ غریب آدمی اگر یہاں سے وہاں مزدوری کرنے جائے بھی تو وہ دس ہزار روپے میں کیا کرے گا اور آج کل دس ہزار روپے تو مزدور کو یہاں مل جاتا ہے۔ اس وقت پاکستان کے لیے سب سے بڑی مارکیٹ سعودی عرب ہے اس کے بعد یو اے ای، اس کے بعد قطر، لیبیا، بحرین اور چھوٹے چھوٹے ملک آتے ہیں جہاں پر ہمارے دو سو یا چار سو لوگ جاتے ہیں۔ سعودی عرب اور یو اے ای میں millions کی تعداد میں لوگ جاتے ہیں۔

میں یہاں پر معزز ایوان کو یہ بتاتا چلوں کہ 2007-2008 جو پاکستان سے labour جاتی تھی وہ کل 2,80,000 تھے۔ 2008-2009 and 2009-2010 میں، اس کے باوجود کہ دنیا میں recession آ گیا، projects بند ہو گئے اور ہمیں خوف تھا کہ اس کا بڑا اثر پڑے گا کیونکہ پہلے ہی ہمارے ہاں بڑی بے روزگاری ہے مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ 2008 میں جیسے ہی آئے تو ہم نے

بروقت سعودی عرب کا دورہ کیا، بحرین، قطر، لیبیا بھی گئے اور وہاں پر مذاکرات کیے تو ایک تو وہاں سے ہمارے لوگ واپس نہیں آئے اور مہربانی یہ ہوئی کہ یہ 2,80,000 سے بڑھ کر 4,30,000 لوگ ہوگئے۔ ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانی مزدور، recession کے باوجود دوسرے سالوں کے مقابلے میں زیادہ باہر گئے۔ اب ہم نے یہ کیا ہے کہ Ministry of Labour نے اپنے labour schools میں آٹھویں جماعت کے بعد جماعت نہم اور دہم میں جو بچے arts کے subjects لیتے تھے، ان کو اس سال ختم کر دیا۔ اب classes 9^{th} and 10^{th} میں arts subjects نہیں ہوں گے، 9^{th} and 10^{th} classes میں at matric stage technical education introduce کی ہے۔ وہ 4 subjects English, mathematics, Arabic اور اس کے ساتھ political science یا کوئی اور subject by choice لیں گے اور باقی دو subjects ایک، ایک سال اور دوسرا، دوسرے سال ان کو ہم technical education دیں گے تاکہ international level پر جو technical education کی requirement ہے وہ ان کو ہم export کر دیں گے۔ یہ بہت بڑی demand ہے، آج بھی ہمارے پاس اگر دس لاکھ لوگ electricians, mechanics, carpenter, crane operators, bulldozer operator ہوں تو یہ ہم export کر سکتے ہیں مگر unfortunately ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس لیے ہمیں رکاوٹ آتی ہے۔

جناب والا! میں یہ بتاتا چلوں کہ اس وقت Sindh provincial government بھی بڑی تیزی کے ساتھ technical education کی طرف جا رہی ہے کیونکہ اس ملک کا مستقبل technical education کے ساتھ ہے۔ اب ملک کا مسئلہ simple education حل نہیں کر سکتی۔

جناب چیئرمین: طلحہ صاحب۔

50. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Labour and Manpower be pleased to state the number of persons belonging to district Haripur sent abroad for employment during the last five years?

Syed Khursheed Ahmed Shah: 10,725 persons belonging to District Haripur have been sent abroad for employment during the last five years.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے 10,725 افراد کو باہر بھیجا۔ آپ نے ان کو کن ممالک میں بھیجا اور ان کی selection کا کیا طریق کار ہے؟

سید خورشید احمد شاہ: جناب والا! جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ یہ private sector سے جاتے ہیں اور Overseas Employment Corporation (OEC) کے ذریعے بھی جاتے ہیں۔ 2005 میں 1300 افراد private sector سے گئے اور 10 افراد OEC کے ذریعے گئے۔ اسی طریقے سے 2009 میں 3945 افراد private sector سے گئے 72, OEC کے ذریعے گئے۔ یہ جتنے لوگ بھی گئے یہ خاص طور پر سعودی عرب اور ابوظہبی گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، Thank you. Senator Talha Mahmood Sahib.

53. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Local, Government and Rural Development be pleased to state the details of development schemes recommended by the parliamentarians for district Haripur during the last three years indicating also the present status of each scheme?

Senator Justice (R) Abdul Razzaq A. Thahim (Minister for Local Government and Rural Development): During last three years, *i.e.* 2007−08, 2008−09 and 2009−10, 145 schemes were recommended by parliamentarians for District Haripur. Details of each schemes is Annexed.

Annexure

MONITORING & EVALUATION OF DEVELOPMENT SCHEMES UNDER KHUSHAL PAKISTAN PROGRAMME-I (2007-2008)

DISTRICT = HARIPUR

AS ON 30-06-08 IN DATA CENTER M/o LG & RD

(Physical Progress Updated up-to 27-04-2010)

S. NO	NAME OF SCHEME	EXECUTING AGENCY	APPROVED COST	STATUS (%)
1	UPGRADATION OF STREET LIGHTS IN UNION COUNCIL NORTH URBAN TEH.AND.DISTRICT HARIPUR	DCO/P-GOVT	1,361,000	........AT VARIOUS STAGES OF COMPLETION........
2	COVERSION OF S/PHASE IN TO 2 PHASE AT DIFFERENT LOCATION AT CHAK MUNEEM AND BANDA SARI MAL	W.A.P.D.A	1,004,000	
3	H/T/LT EXT:& T/F U/C JABBRI.	W.A.P.D.A	960,000	
4	SOP TO TATRELLA.	W.A.P.D.A	886,000	
5	H/T/LT EXT:AT LASSAN DE MAIRA.	W.A.P.D.A	485,000	
6	LT EXT:AT AKOHRRA TIAL NALLA AND SURROUNDING AREA.	W.A.P.D.A	470,000	
7	SOP TO WSS JALEES.	W.A.P.D.A	440,000	
8	ADD. T/F AT VILLAGE KHOLIAN BALA.	W.A.P.D.A	298,000	
9	ADD. T/F AT VILLAGE BAGRA.	W.A.P.D.A	283,000	
10	SOP TO WSS BHERA.	W.A.P.D.A	175,000	
11	CONST. OF L/ROAD FROM HAMLET ROAD TO ANISA ZEB ROAD GHAZI DISTRICT HARIPUR	DCO/P-GOVT	1,083,000	
12	EXTENSION HT/LT LINE & INSTALL OF 100 KV T/F AT KHALOO HUJRA GHAZI, DISTT:HARIPUR.	W.A.P.D.A	515,000	
13	EXTENSION HT/LT LINE & INSTALL OF 100 KV T/F AT PIHI GHAZI, DISTT:HARIPUR.	W.A.P.D.A	515,000	
14	EXTENSION HT/LT LINE & INSTALL OF 100 KV T/F AT KHALOO DARA GHAZI,DISTT:HARIPUR.	W.A.P.D.A	467,000	
15	EXTENSION HT/LT LINE & INSTALL OF 100 KV T/F AT ANISA ZEB RD DISTT:HARIPUR.	W.A.P.D.A	463,000	

DISTRICT TOTAL

TOTAL SCHEMES: **15** TOTAL COST (M): **9.405**

MONITORING & EVALUATION OF DEVELOPMENT SCHEMES UNDER
PEOPLE WORKS PROGRAMME-I (2008-2009)

DISTRICT = **HARIPUR**

AS ON 29/04/2010 IN DATA CENTER M/o LG & RD

S. NO	NAME OF SCHEME	EXECUTING AGENCY	APPROVED COST	STATUS (%)
1	COMPLETION OF TUBE WELL AT VILLAGE KOT NAJEEB ULLAH UC KOT NAJEEB ULLAH	D.C.O Haripur	1,000,000	
2	BRICK PAVEMENT OF STREET AND WALL AT MOHALLAH SHAMAS ABAD UC PANIAN	D.C.O Haripur	275,000	.... AT VARIOUS STAGES OF COMPLETION ....
3	PAVEMENT OF STREET AT NARA UC DHENDA	D.C.O Haripur	150,000	
4	PAVEMENT OF STREET AT MOHALLAH KARNAT COLONY UC KOT NAJIBULLAH	D.C.O Haripur	200,000	
5	BORING OF WELL WITH HAND PUMP AT VILLAGE KALAWAN UC SHAH MAQSOOD(01 NO)	D.C.O Haripur	75,000	
6	BORING OF WELL WITH HAND PUMP AT VILLAGE , DING, CHENTRAI DRUNNIAN, BAD SHAHIA, CHAPRA DHERI, GUJRAN, PIND JAMAL KHAN, PEER KOT, KAMAL PUR UC. REHANA	D.C.O Haripur	750,000	
7	CONSTRUCTION OF PCC ROAD AT MOHALLAH CHATTI KOTHERA UC KOTHERA	D.C.O Haripur	500,000	
8	CONSTRUCTION OF ROAD AT VILLAGE BAGARA UC BAGARA	D.C.O Haripur	150,000	
9	BORING OF WELL WITH HAND PUMP AT VILLAGE DOYIAN KHUSHKI , CHECHIAN & CHUM UC PIND KAMAL KHAN (3NOS)	D.C.O Haripur	225,000	
10	PAVEMENT OF STREET AT KOTHA NAI ABADI KOT NAJIBULLAH UC KOT NAJIBULLAH	D.C.O Haripur	400,000	
11	BORING OF WELL WITH HAND PUMP AT VILLAGE KUTNA DHUK, BAREELA UC BAREELA(03 NOS)	D.C.O Haripur	225,000	
12	PAVEMENT OF STREET AT BHORA BANDA UC DHENDA	D.C.O Haripur	150,000	
13	CONSTRUCTION OF DRAIN WITH RCC COVER/ WALL AT HCA GROUND HARI PUR	D.C.O Haripur	2,062,000	
14	BORING OF WELL WITH HAND PUMP AT VILLAGE TILAL & DARKOT(02 NOS) UC JABRI	D.C.O Haripur	150,000	
15	CONSTRUCTION OF PCC ROAD AT MOHALLAH LUNDI MOHRI UC KOTHERA	D.C.O Haripur	500,000	
16	BORING OF WELL WITH HAND PUMP AT VILLAGE NOOR PUR , BANDA MUNIR KHAN, BANDI PEER DAD, BAYIAN, SHANGHRI UC SERAI NIAMAT KHAN (10 NOS)	D.C.O Haripur	750,000	
17	PAVEMENT OF STREET AT BASU MAIRA UC DHENDA	D.C.O Haripur	200,000	
18	PAVEMENT OF STREET AT MOHALLAH KASRAN UC NAJIBULLAH	D.C.O Haripur	400,000	
19	PAVEMENT OF STREET AT MOHALLAH PERVEZ ABAD KOT NAJIBULLAH UC KOT NAJIBULLAH	D.C.O Haripur	400,000	
20	ADD 100 KVA T/F AT VILLAGE DOYAN KHUSHKI HARIPUR	PESCO	379,000	
21	ADD 100 KVA T/F AT VILLAGE SARAI SALEH HARIPUR	PESCO	379,000	
22	ADD 100 KVA T/F AT VILLAGE KAG HARIPUR	PESCO	379,000	
23	ADD 100 KVA T/F AT JHAMRA HARIPUR	PESCO	381,000	
24	ADD 100 KVA T/F AT VILLAGE BAGRA HARIPUR	PESCO	379,000	
25	ADD 50 KVA T/F AT VILLAGE DHEDHAN UC DINGI HARIPUR	PESCO	379,000	
26	ADD 100 KVA T/F AT KOLA BALA HARIPUR	PESCO	379,000	
27	ADD 100 KVA T/F AT VILLAGE JABRI HARIPUR	PESCO	453,000	
28	ADD 100 KVA T/F AT BAKKA PURANA HARIPUR	PESCO	379,000	
29	ADD 50 KVA T/F AT ALLOLI NO - 1 HARIPUR	PESCO	335,000	
30	ADD 100 KVA T/F AT VILLAGE SECTOR - 4 KTS HARIPUR	PESCO	379,000	
31	ADD 100 KVA T/F AT VILLAGE FEROZPUR HARIPUR	PESCO	620,000	
32	ADD 50 KVA T/F AT BANDI LABYAL BALA HARIPUR	PESCO	239,000	
33	ADD 100 KVA T/F AT JHATI KOT HARIPUR	PESCO	381,000	
34	ADD 100 KVA T/F AT SECTOR NO 2 KTS HARIPUR	PESCO	654,000	
35	ADD 100 KVA T/F AT SECTOR NO 3 KTS HARIPUR	PESCO	379,000	
36	ADD. 100 KVA T/F AT VILLAGE POLICE STATION KOT NAJIBULLAH HARIPUR	PESCO	252,000	
37	ADD. 100 KVA T/F AT VILLAGE GANDIAN SHAH MAQSOOD HARIPUR	PESCO	495,000	
38	ADD. 100 KVA T/F AT VILLAGE MOHRI PEER BAKUSH UC DINGI HARIPUR	PESCO	427,000	

MONITORING & EVALUATION OF DEVELOPMENT SCHEMES UNDER
PEOPLE WORKS PROGRAMME-I (2008-2009)
DISTRICT - HARIPUR
AS ON 29/04/2010 IN DATA CENTER M/o LG & RD

S. NO	NAME OF SCHEME	EXECUTING AGENCY	APPROVED COST	STATUS (%)
39	ADD. 100 KVA T/F AT MOHALLAH PATWER KHANA U/C NAJIBULLAH HARIPUR	PESCO	654,000	AT VARIOUS STAGES OF COMPLETION
40	ADD. 100 KVA T/F AT VILLAGE DINGI UC DINGI HARIPUR	PESCO	639,000	
41	ADD. 100 KVA T/F AT MOHALLAH PARVAIZ ABAD U/C KOT NAJIBULLAH HARIPUR	PESCO	379,000	
42	ADD. 100 KVA T/F AT VILLAGE PIND HASHAM KHAN UC P.H.KHAN HARIPUR	PESCO	470,000	
43	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLAGE DAMKAR COLONY HARIPUR	PESCO	379,000	
44	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLATGE KOKA REHANA HARIPUR	PESCO	379,000	
45	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLAGE KHEWA COLONY KTS HARIPUR	PESCO	379,000	
46	ELECTRIFACATION ADD. 50 KVA T/F VILLATGE DHERI GUJRAN HARIPUR	PESCO	414,000	
47	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLATGE KOT JANDAN HARIPUR	PESCO	450,000	
48	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLATGE KANGRA COLONY HARIPUR	PESCO	379,000	
49	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLAGE BANDI SERAN HARIPUR	PESCO	412,000	
50	ELECTRIFACATION ADD. 50 KVA T/F VILLAGE LASIYAL BALA HARIPUR	PESCO	299,000	
51	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLATGE GANDIAN MAIRA U/C SHAH MAQSOOD HARIPUR	PESCO	412,000	
52	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLAGE SRAI GADAI HARIPUR	PESCO	379,000	
53	ELECTRIFACATION ADD. 50 KVA T/F LASIYAL PAEEN HARIPUR	PESCO	348,000	
54	ELECTRIFACATION ADD. 50 KVA T/F VILLATGE GATTIPIND HARIPUR	PESCO	425,000	
55	ELECTRIFACATION ADD. 50 KVA T/F VILLAGE DENDA CIVIL HOSPITAL HARIPUR	PESCO	302,000	
56	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLAGE DRUSH KHELL HARIPUR	PESCO	425,000	
57	ELECTRIFACATION ADD. 100 KVA T/F VILLATGE MONG HARIPUR	PESCO	379,000	
58	ELECTRIFACATION ADD. 50 KVA T/F VILLATGE SRAI NIMAT KHAN HARIPUR	PESCO	700,000	
59	INSTALLATION OF 100 KVA TRANSFORMER VILLAGE AT KALA BUT DISTT. HARIPUR	PESCO	520,000	
60	CONST.OF BLOCK TOPPED MANKRAI ROAD TO MADRASSA ASTANA WARSI AWAISIA 2ND PORTION HARIPUR	D.C.O Haripur	1,500,000	
61	CONST.OF OPEN WELLS IN BANDI SHER KHAN HARIPUR	D.C.O Haripur	300,000	
62	WSS AND BORING JAMIA TAHSEEN-UL QURAN SECTOR NO.1	D.C.O Haripur	100,000	
63	CONST.OF BRICK STREETS IN VILLAGE KHOLIAN BALA HARIPUR	D.C.O Haripur	500,000	
64	COSNT.OF BRICK STREETS MOHALLAH IBRAR COLONY HARIPUR	D.C.O Haripur	200,000	
65	CONST.OF STREET VILLAGE GALLI HARIPUR	D.C.O Haripur	400,000	
66	CONST.OF BRICK STREET VILLAGE PIND GHAKRA HARIPUR	D.C.O Haripur	500,000	
67	CONST.OF WSS (01 NO) HAND PUMP IN VILLAGE HATTAR HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
68	CONST.OF PATH VILLAGE JAMIA ISLAMIA VILLAGE SHAH MUHAMMAD HARIPUR	D.C.O Haripur	200,000	
69	LEVELING AND DRESSING FOR PLAY GROUNDS GMS GULLO BANDI AND CONST.OF PATH GULLO ANDI HARPUR	D.C.O Haripur	1,000,000	
70	SEWERAGE SCHEME MOHALLAH KUND HARIPUR	D.C.O Haripur	200,000	
71	CONST.OF BRICK STREET VILLAGE KAMALPUR HARIPUR	D.C.O Haripur	300,000	
72	CONST.OF PATH VILLAGE KANEER HARIPUR	D.C.O Haripur	500,000	
73	CONST.OF STRET AND WSS IN VILLAGE HALL JADAL HARIPUR	D.C.O Haripur	500,000	
74	CONST.OF BRICK STREET VILLAGE HATTAR HARIPUR	D.C.O Haripur	200,000	
75	CONST.OF BRICK STREETS MOH AFZALABAD HARIPUR	D.C.O Haripur	200,000	
76	CONST.OF PATH VILLAGE MOHRA ALI KHAN HARIPUR	D.C.O Haripur	300,000	
77	STREET LIGHTS TOILETS FOR MAIN BAZAR LINK ROAD HARIPUR	D.C.O Haripur	800,000	

MONITORING & EVALUATION OF DEVELOPMENT SCHEMES UNDER PEOPLE WORKS PROGRAMME-I (2008-2009)

DISTRICT - HARIPUR

AS ON 29/04/2010 IN DATA CENTER M/o LG & RD

S. NO	NAME OF SCHEME	EXECUTING AGENCY	APPROVED COST	STATUS (%)
78	CONST.OF BRICK STREETS AND WALL VILLAGE BAGRA HARIPUR	D.C.O Haripur	300,000	AT VARIOUS STAGES OF COMPLETION........
79	WSS ALONG WITH WATER TANK VILLAGE AKHOON BANDI HARIPUR	D.C.O Haripur	350,000	
80	WSS (03 NOS) PRESSURE HAND PUMPS IN VILLAGE BAREELA ST 2,5& 6 HARIPUR	D.C.O Haripur	300,000	
81	COSNT.OF PATH SARHADNA DISTT. HARIPUR	D.C.O Haripur	1,000,000	
82	WSS (03 NO) PRESSURE HAND PUMPS VILLAGE GULLO BANDI MOHALLA SYED AN MOHALLA GJRAN & MOHALLA KHOOL HARIPUR	D.C.O Haripur	300,000	
83	WSS NAJIPUR HARIPUR	D.C.O Haripur	250,000	
84	WSS (02 NOS) PRESSURE HAND PUMPS IN UC HALLI MOHALLA BAHADAR AND MOHALLA SHAH BABA HARIPUR	D.C.O Haripur	200,000	
85	WSS AND BORING VILLAGE KARWALA HARIPUR	D.C.O Haripur	200,000	
86	INSTALLATION OF TUBE WELL FOR DRINKING WATER AT KHALO GHAZI HARIPUR	D.C.O Haripur	1,200,000	
87	WATER SUPPLY AND SANITATION SIKANDPUR UC SIKANDPUR DISTT. HARI PUR	D.C.O Haripur	200,000	
88	PRESSUR PUMP PIPE LINE KHAIRABAD GAHAR KHAN UC PANDAK DISTT HARI PUR	D.C.O Haripur	200,000	
89	WATER SUPPLY SCHEME UC LADAR MANG DISTT. HARI PUR	D.C.O Haripur	200,000	
90	WATER SUPPLY SCHEME AND SANITATION GHAZI THE.GHAZI DISTT. HARI PUR	D.C.O Haripur	400,000	
91	WATER SUPPLY SCHEME VILL JAGAL UC DHENDA DISTT. HARI PUR	D.C.O Haripur	100,000	
92	WATER SUPPLY SCHEME AND SANITATION DARWISG UC DARWISH DISTT. HARI PUR	D.C.O Haripur	200,000	
93	PRESSUR PUMP PIPE LINE WATER TANK AT VILL KELAK UC UPPER KAILAG DISTT HARI PUR	D.C.O Haripur	142,000	

DISTRICT TOTAL

TOTAL SCHEMES: 93 TOTAL COST (M): 38.675

MONITORING & EVALUATION OF DEVELOPMENT SCHEMES UNDER PEOPLE WORKS PROGRAMME-I (2009-2010)

DISTRICT - HARIPUR

AS ON 27/04/2010 IN DATA CENTER M/o LG & RD

S. NO	NAME OF SCHEME	EXECUTING AGENCY	APPROVED COST	STATUS (%)
1	CONST: OF ROOMS ETC. AT TUBE WELL RAI AAMA ROAD CHAMAN PARK HARIPUR CITY, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	1,400,000	.... AT VARIOUS
2	WATER SUPPLY SCHEME VILLAGE KOTNAJIBULLAH, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	950,000	
3	PAVEMENT OF STREET KAMALA, MOHALLAH SARAKWALA PANIAN U/C KOTNAJIBULLAH, DIST: HARIPUR.	D.C.O Haripur	600,000	
4	PAVEMENT OF STREET MOHALLAH MATCH FACTORY / MOHALLAH MOSQUE VILLAGE SARAI SALEH AND DINGA PUL, DIST: HARIPUR.	D.C.O Haripur	600,000	
5	PAVEMENT OF STREET MOHALLAH MALIK ABAD, GROUP TOILETS AT GHS NO.1, HARIPUR CITY, DIST: HARIPUR.	D.C.O Haripur	600,000	
6	CONST: OF PCC ROAD VILLAGE KOTLA U/C MUSLIM ABAD, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	1,500,000	
7	PAVEMENT OF STREET GANJA U/C KOTNAJIBULLAH/MOHRI MALAYA DIST: HARIPUR.	D.C.O Haripur	600,000	
8	PAVEMENT OF STREET MOHALLAH PERVEZ ABAD PHASE-II , JHAMRA DAHKI CHMBA PIND, U/C KOTNAJIBULLAH, DIST: HARIPUR.	D.C.O Haripur	600,000	
9	WSS BAGTA U/C BARKOT, DISTT: HARIPUR, & WELL AT KHOLIAN BALA, PIND KAMAL KHAN, PIND HASHIM KHAN, SARAI NAIMAT KHAN, MUSLIMABAD, DISTT:HARIPUR	D.C.O Haripur	1,600,000	
10	CONST: OF KATCHA ROAD MOHALLAH BARA U/C MUSLIM ABAD, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	500,000	
11	S/E ADDITIONAL TRANSFORMER 100KVA VILLAGE PEERA KALIG U/C KHOLIAN, DISTT: HARIPUR.	PESCO	730,000	
12	WATER SUPPLY SCHEME AT USMAN MANI GUNDARAY UC. SERI KOT HARI PUR	PAK PWD	1,300,000	
13	WATER SUPPLY SCHEME NEW THAPLA TEH AND DISTT: HARIPUR	D.C.O Haripur	1,400,000	
14	PAVEMENT OF TWO STREETS MALIKYAR UC SIKANDAR PUR, HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
15	PAVEMENT OF TWO STREETS PCC NEW KAZMI ABAD, UC MUSLIM ABAD , HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
16	PAVEMENT OF TWO STREETS AND WALL AT ASIF ABAD BHARRAY UC	D.C.O Haripur	100,000	

MONITORING & EVALUATION OF DEVELOPMENT SCHEMES UNDER PEOPLE WORKS PROGRAMME-I (2009-2010)

DISTRICT – HARIPUR

AS ON 27/04/2010 IN DATA CENTER M/o LG & RD

S. NO	NAME OF SCHEME	EXECUTING AGENCY	APPROVED COST	STATUS (%)
	MUSLIM ABAD, HARIPUR			
17	PAVEMENT OF STREET SHAH MAQSOOD UC PANNIAN HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	STAGES OF COMPLETION ....
18	INSTALLATION OF 6 NO PRESSURE PUMPS, I) SARAI(BAKKA) II) MEERA(SARAI SALEH), III) KANDHALA (LADR MANG), IV) KOAT JANDHA (MUSLIMABAD) V) TALIKOT (KOTERA) VI) DHOKE(KOTERA)	D.C.O Haripur	840,000	
19	PAVEMENT OF STREET AT VILLAGE SARAI, MOHALLAH DAIRAN WALA UC BAKKA ISTRICT: HARIPUR	D.C.O Haripur	400,000	
20	BRICK PAVT: OF STREETS MOH: AMIN ABAD (PANDAK) MAKHAN & JAMA, UC, MANKARAI, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	600,000	
21	CONSTRUCTION OF ADDITIONAL CLASS ROOM IN GOVT. GIRLS HIGH SECONDARY SCHOOL KOT NAJEEBULLAH DISTRICT: HARIPUR	D.C.O Haripur	986,000	
22	INSTALLATION OF 36 NO OF PRESSURE PUMPS IN VILLAGES KHOLIAN BALA, DARWESH, ALI KHAN, S.N.KHAN, SIRYA, SHAH MAQSOOD, REANA, SARAI SALEH PANIAN ETC, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	5,000,000	
23	BRICK PAVT: OF STREET AT MUSLIMABAD, UC GHARAM THOON, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	100,000	
24	PAVEMENT OF TWO STREETS BANDI MAINUM UC BAREELA , HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
25	PAVEMENT OF STREET AT JOIYAN UC TOFKIAN, HATIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
26	PAVEMENT OF TWO STREETS ALI KHAN (GALI MURAD ABAD), UC ALI KHAN , HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
27	PAVEMENT OF STREET GHARAM THOON , UC MUSLIM ABAD, HATIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
28	PAVEMENT OF TWO STREETS MOHALLAH KHOH NEW ABADI, UC HATTAR HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
29	PAVEMENT OF TWO STREETS SARI GADAI UC KOT NAJEEBULLAH, HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
30	PAVEMENT OF TWO STREETS MOHALLAH KHOH & MOHALLAH JAHANGIR ABAD, CENTRAL, HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
31	PAVEMENT OF TWO STREETS DOCTOR SULTAN WALI , HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
32	1 NO PRESURE PUMP AT VILL: JB	D.C.O Haripur	100,000	
33	1 NO PRESSURE PUMP AT SAIN SAHEELI ROAD, UC, NORTH, HARIPUR CITY.	D.C.O Haripur	100,000	
34	BRICK PAVEMENT OF STREET MOHALLAH RAJGAN UC KHANPUR , HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
35	1 NO PRESURE PUMP AT VILL GULLO BANDI, U/C SIRYA, DISTT: HARIPUR.	D.C.O Haripur	100,000	
36	PAVEMENT OF STREET AND NALI FROM GRAVYARD TILL HOUSE OF MAILK RASHID MAHMOOD, RONDHA MANKRAI ROAD, UC NORTH HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	
37	PAVEMENT OF STREET AT MOHALLAH KHATHA UC KOT NAJEEBULLAH, HARIPUR	D.C.O Haripur	100,000	

DISTRICT TOTAL

TOTAL SCHEMES: 37	TOTAL COST (M): 22.106

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! اس میں انہوں نے 145 schemes کے بارے میں بتایا ہے لیکن ان سکیموں میں سے کوئی سکیم بھی مکمل نہیں ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ at various stages. at various stages کا کیا مطلب ہے؟ وزیر صاحب نے مجھے accurately کیوں نہیں بتایا کہ یہ 50 per cent ہے، 20 per cent ہے یا 80 per cent ہے؟ سوال کا جواب میرے حساب سے incomplete ہے۔

جناب چیئرمین: جی! وزیر صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے تھہیم: جناب والا! یہ کام executing agencies کرتی ہیں۔ DCOs کے پاس یہ کام ہوتا ہے وہ ہمیں جواب نہ دیتے کیونکہ وہ صوبائی حکومت میں ہیں اور معزز رکن نے جو سوال کیا ہے کہ کہاں تک کام ہوا ہے، نہیں ہوا۔ اس کے متعلق میں دوسرے مرحلے میں جواب دے دوں گا کیونکہ سوال میں نہیں لکھا تھا کہ کام کس stage پر ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ معزز رکن کی سکیمیں آئی تھیں، 9.726 ملین روپے release ہوگئے ہیں اور اس کا ہم انشاء اللہ follow up بھی کریں گے اگرچہ یہ کام منسٹری نہیں کرتی بلکہ executing agencies کرتی ہیں مگر پھر بھی میں ان سے رابطہ کرکے بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب۔

45. *Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the roads between Sehwan Sharif and Ratodero and Dadu Bypass road are in dilapidated condition; if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to repair those roads; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct a bridge on river indus between Ghotki and Kandhkot, if so, its details?

Dr. Arbab Alamgir Khan (Minister for Communication): (a) The road between Sehwan Sharif Larkana (N−55) was in dilapidated condition. As such, NHA accorded special attention to rehabilitate a 162 km length under Annual Maintenance Plans 2008−09 2009−10. Through 34 maintenance contracts, expenditure to the tune of Rs 3134,276 million has been incurred/being incurred :—

Annex	*F/Y*	*Rs in M*	*Schemes*
A.	2008−09	1532.316	17
B.	2009−10	1601.960	17
—	Total:	3134.276	34

Dadu Bypass was constructed by C&W Department, Sindh, however, NHA. has ensured emergency maintenance for smooth flew of traffic since Sep−2008.

NHA has planned construction. of Sehwan − Ratodero Additional Carriageway through JICA funding. Construction of 4−lane Dadu Bypass is a part of this project; work on which is likely to commence by around Jul−2010 for completion in 36 months *i.e.* Jul−2013.

(b) Yes, NHA has planned construction of a Bridge across River Indus to link Kandhkot (N−55) with Ghotki. (N−5) and PC−I of Rs 5742 million was approved by ECNEC on Jan 21, 2010, Detailed design is in progress. Implementation period is 2010−14 subject to availability of funds.

Annex-A

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

ANNUAL MAINTENANCE PLAN F.Y. 2008-09

S.No	Contract No.	Scope of Work	Chainage From Km	Chainage To Km	Name of Contractor	Bid Cost (Rs.)	Progress
REHABILITATION							
1	RH-SD-09-4001	Rehabilitation 25+5ac (S), Sehwan-Bhan Saeedabad	132	137	M/s Niaz Muhammad Khan & Bros.	99,961,378	60%
2	RH-SD-09-4002	Rehabilitation 25+5ac (S), Sehwan-Bhan Saeedabad	137.200	141.450	M/s Niaz Muhammad Khan & Bros.	96,341,188	60%
3	RH-SD-09-4003	Rehabilitation 25+5ac (S), Sehwan-Bhan Saeedabad	141.450	142.930	M/s SMC Construction	27,061,688	53%
4	RH-SD-09-4004	Rehabilitation 25+5ac (S), Khairpur Nathan Shah-Naseerabad	235.915	241.165	M/s Sachal Engineering Works	99,897,127	95%
5	RH-SD-09-4005	Rehabilitation 25+5ac (S), Khairpur Nathan Shah-Naseerabad	241.165	246.665	M/s Sachal Engineering Works	99,877,876	95%
6	RH-SD-09-4006	Rehabilitation 25+5ac (S), Khairpur Nathan Shah-Naseerabad	246.665	251.865	M/s Niaz Muhammad Khan & Bros.	99,561,601	95%
7	RH-SD-09-4007	Rehabilitation 25+5ac (S), Khairpur Nathan Shah-Naseerabad	251.865	257.165	M/s Mian Abdul Jabbar & Co.	99,334,254	95%
8	RH-SD-09-4008	Rehabilitation 25+5ac (S), Naseerabad-Larkana	257.165	262.415	M/s Ibrahim Khan & Ismail Khan	99,943,070	67%
9	RH-SD-09-4009	Rehabilitation 25+5ac (S), Naseerabad-Larkana	262.415	267.915	M/s Mir Ahmed Jan Bangulzai	99,318,937	80%
10	RH-SD-09-4010	Rehabilitation 25+5ac (S), Naseerabad-Larkana	267.915	273.265	M/s Sachal Engineering Works	99,725,107	75%
11	RH-SD-09-4011	Rehabilitation 25+5ac (S), Naseerabad-Larkana	273.265	278.865	M/s Qalandar Bux Abro	99,505,879	70%
12	RH-SD-09-4016	Rehabilitation Bha Saeedabad - Dadu Section	143.030	147.367	M/s RPS Construction Co.	77,174,673	53%
13	RH-SD-09-4019	Rehabilitation works on Naseerabad to Larkana	278.865	282.000	M/s Muhammad Ismail Mangal & Co.	62,451,185	70%
14	RH-SD-09-4020	Rehabilitation works on Naseerabad to Larkana	282.000	287.000	M/s RPS Construction Co.	95,235,794	60%
15	RH-SD-09-4021	Rehabilitation works on Naseerabad to Larkana	287.000	292.000	M/s Development Consturction services	95,642,422	70%
16	RH-SD-09-4022	Rehabilitation works on Naseerabad to Larkana	292.000	297.000	M/s Mir Ahmed Jan Bangulzai	95,396,589	75%
17	RH-SD-09-4023	Rehabilitation works on Naseerabad to Larkana	297.000	301.500	M/s Mir Ahmed Jan Bangulzai	85,887,176	58%
		TOTAL (N-55)				1,532,315,944	

Annex-B

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

ANNUAL MAINTENANCE PLAN FOR F.Y. 2009-10

S.No	Contract No.	Scope of Work	Chainage From Km	Chainage To Km	Name of Contractor	Bid Cost (Rs.)	Progress
REHABILITATION							
1	RH-SD-10-4001	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-1	147.367	150.000	M/s Mir Ahmad Jan Bangalzai	54,709,259	10%
2	RH-SD-10-4002	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-2	150.000	155.000	M/s Fazal Brothers	99,431,296	10%

3	RH-SD-10-4003	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-3	155.000	160.000	M/s Fazal Brothers	99,706,326	10%
4	RH-SD-10-4004	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-4	160.000	165.000	M/s Niaz Muhammad Khan & Brothers	97,656,670	10%
5	RH-SD-10-4005	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-5	165.000	170.000	M/s Niaz Muhammad Khan & Brothers	99,100,000	10%
6	RH-SD-10-4006	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-6	170.000	175.000	M/s Niaz Muhammad Khan & Brothers	99,100,000	10%
7	RH-SD-10-4007	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-7	175.000	180.000	M/s Qalandar Bux Abro & Co	99,100,000	Just Mobilized
8	RH-SD-10-4008	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-8	180.000	185.200	M/s Qalandar Bux Abro & Co	99,100,000	Just Mobilized
9	RH-SD-10-4009	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-1	193.200	196.000	M/s Taj & Brothers	61,256,448	10%
10	RH SD 10 4010	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-2	196.000	201.000	M/s Qalandar Bux Abro & Co	99,100,000	Just Mobilized
11	RH-SD-10-4011	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-3	201.000	206.000	M/s Ibrahim Khan & Ismail Khan Pvt. Ltd.	99,100,000	Just Mobilized
12	RH-SD-10-4012	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-4	206.000	211.000	M/s Ibrahim Khan & Ismail Khan Pvt. Ltd.	99,100,000	Just Mobilized
13	RH-SD-10-4013	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-5	211.000	216.000	M/s Highway Engineers	99,100,000	Just Mobilized
14	RH-SD-10-4014	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-6	216.000	221.000	M/s Muhammad Ibrahim Gonga	99,100,000	Just Mobilized
15	RH-SD-10-4015	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-7	221.000	226.000	M/s Mir Ahmad Jan Bangalzai	99,100,000	Just Mobilized
16	RH-SD-10-4016	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-8	226.000	231.000	M/s Umer Jan & Co	99,100,000	10%
17	RH-SD-10-4017	Rehabilitation Scheme (Dadu-Khairpur Nathan Shah) - Package-9	231.000	236.915	M/s Muhammad Ramzan & Co	99,100,000	10%
TOTAL (Rehabilitation)						1,601,959,998	

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب والا! میں نے تین چیزیں پوچھی تھیں۔ سیہون شریف اور رتوڈیرو کے بارے میں، دادو بائی پاس کے بارے میں، گھوٹکی اور کندھ کوٹ کے درمیان دریائے سندھ پر پل تعمیر کرنے کے بارے میں، مجھے بتایا گیا ہے سہون شریف اور لاڑکانہ روڈ کی تعمیر پر اب تک 3134 million rupees خرچ کیے گئے ہیں، کیا وزیر صاحب مجھے بتا سکیں گے کہ اس رقم سے کتنا کام ہوا، کہاں کہاں ہوا؟ ذرا تفصیلات بتائی جائیں۔

نمبر ۲۔ دادو بائی پاس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ صوبہ سندھ نے تعمیر کروایا تھا، مرکز کا نہیں تھا لیکن September, 2008 میں National Highway Authority والوں نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم ٹریفک کی ہموار رفتار کے لیے ہنگامی maintenance کرائیں گے لیکن اب تک وہاں کچھ نہیں ہوا۔ دادو بائی پاس پر کوئی گاڑی نہیں چل سکتی تو یہ 2008 کی جو یقین دہانی تھی اس پر عمل کب ہوگا۔

نمبر۳۔ جو میں نے پوچھا تھا گھوٹکی اور کندھ کوٹ کے درمیان دریائے سندھ کے پل کے بارے میں، مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے ECNEC نے PC-1 5742 million rupees کے ذریعے منظور کیے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر کام کب شروع ہو گا؟

Mr. Chairman: Thank you. Very nicely put.

ڈاکٹر صاحب! آپ نے بہت اچھے طریقے سے سوال کیا ہے۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! جہاں تک سیہون شریف۔ رتو ڈیرو لاڑکانہ کی سڑک کا تعلق ہے، یہ 162 kilometre لمبی سڑک ہے جس کے 2008-2009 میں اس کے 17 package بنا کر اس کی maintenance کی گئی جس پر 1.5 billion rupees خرچ ہوئے۔ اسی طرح 2009-2010 میں اس کی maintenance کے لیے مزید 17 package بنائے گئے جس پر 1.6 billion rupees خرچ ہوئے ہیں تو اس میں جو total number of schemes ہیں۔ تو وہ میرے پاس تفصیل ہے، بڑی لمبی تفصیل ہو گی۔ میں معزز رکن کو اس کی لسٹ دے دیتا ہوں تاکہ وہ اس کو تفصیل سے دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: ضرور دے دیں۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: اگر کسی جگہ پر ان کو اعتراض ہو گا تو یقیناً میں اس کا جوابدہ ہوں۔ جہاں تک Dadu Bypass road کا تعلق ہے یہ جیسا کہ written جواب میں آچکا ہے تو یہ سندھ گورنمنٹ نے بنایا تھا لیکن اس کا معیاری کام نہیں ہوا تھا۔ تو NHA کے حوالے کیا گیا کہ آپ اس کو بنائیں۔ میں بتاتا چلوں کہ ہمارا ایک بہت بڑا منصوبہ جو Sehwan-Ratodero Additional Carriageway کے نام سے ہے جو کہ JICA کے تعاون سے بن رہا ہے اور یہ 162 کلومیٹر کی ایک نئی سڑک ہے۔ یہ بھی اسی کا حصہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی Dadu Bypass 4 lines جو ہے اسی سڑک کی Additional Carriageway میں ہم نے اس کو شامل کر لیا ہے اور NHA اس کو بنا رہا ہے۔ یہ سارا کام جولائی 2010 میں شروع ہو گا۔ اس کا procedure تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور جولائی میں اس پر کام شروع ہو رہا ہے۔

جہاں تک انہوں نے پل کا کہا ہے۔ پل کی approval 21 January 2010 کو ECNEC سے ہو چکی ہے۔ وہ ساڑھے پانچ بلین کا منصوبہ ہے۔ اس میں فنڈز کا مسئلہ تھا۔ ہم انشاء اللہ نئے مالی سال میں اس پر بھی کام شروع کر رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب! اس پر میں صرف اتنی درخواست کرتا ہوں۔ جو تفصیلات انہوں نے مجھے نہیں بتائیں۔ کہتا ہے کہ میں دیتا ہوں۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔ لیکن Dadu Bypass بند پڑا ہوا ہے۔ 2008 میں NHA نے یقین دہانی کرائی ہے۔ یہ ہمارے علاقے کی سب سے بڑی مصروف شاہراہ ہے۔ کراچی جانے والی سڑک یہی ہے۔ گھنٹوں تک ٹریفک شہر کے اندر پھنس جاتی ہے۔ 2008 کی یقین دہانی پر اب تک کوئی کام نہیں ہوا۔ Bypass پر صرف مرمت کرا دیں تاکہ ٹریفک چالو ہو جائے۔

جناب چیئرمین: اچھی بات کی ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: سینیٹر صاحب کا جائز مطالبہ ہے۔ انشاء اللہ ہم اس پر دو تین ماہ میں شروع کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Very good. Zahid Sahib.

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ، چیئرمین صاحب! میں معزز وزیر صاحب سے سوال بھی کرتا ہوں کہ یہاں پر بلوچستان کے ساتھیوں نے اور ہم نے بھی واک آؤٹ کیا۔ ہم دو صوبوں کو ابھی تک PSDP میں پیسہ نہیں دیا ہے۔ چونکہ یہ اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ ایک سب کمیٹی آپ نے بنائی ہے جس کو میں preside کر رہا ہوں اور میرے ساتھ بلیدی صاحب اور ڈوگر صاحب ہیں۔ تین دن سے ہم میٹنگ کر رہے ہیں۔ ہم نے Communication Ministry, Finance Ministry, Planning Commission and Prime Minister's Secretariat کو بھی بلایا ہے۔ تین دن سے ہم مسلسل اس پر کام کر رہے ہیں۔ آج ہماری تین بجے آخری میٹنگ ہے۔ یہ غلط بیانی سے کام نہ لیا جائے کیونکہ یہ ہاؤس ہے اور یہ ہاؤس سب کچھ کر رہا ہے۔ Ministry اگر کر لیتی تو پہلے کر دیتی۔ جناب چیئرمین! یہ کمیٹی آپ کے حکم پر بنی ہے۔

اب منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ بتائیں کہ آج تین بجے پھر ہماری میٹنگ ہے۔ ہم سے آج تک تینوں منسٹریوں نے time مانگا تھا کہ آج تین بجے ہم آکر پختونخوا اور بلوچستان کو پیسے دیں گے۔ تو کیا آج ہمیں یہ پیسے دے دیں گے؟

جناب چیئرمین: یہ تو میٹنگ میں بتائیں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! بہت ساری باتیں ہیں جو میں آپ کو بتانا نہیں چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! شکریہ۔ یہ میٹنگ کے اندر آپ کی بات ہو گی۔ یہ آپ کی میٹنگ کا مسئلہ ہے question کا مسئلہ نہیں ہے۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: سارے ہاؤس کو ابھی بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، بتا دیجیے۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! سینیٹر زاہد خان صاحب نے بات کی ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے۔ وہاں پر فنڈز کا مسئلہ تھا۔ میں sub Committee کی performance اور Standing Committee of the Senate کی performance سے مطمئن ہوں۔ ان کا جو مطالبہ تھا وہ اتنا جائز اور logical تھا اور اس میں Ministry of Finance and Planning Commission کے ساتھ meetings ہو رہی ہیں۔ آج ہمیں unofficially convey کیا گیا ہے۔ آج تین بجے بھی میٹنگ ہے۔ زاہد خان صاحب preside کریں گے۔ ان کا پرزور مطالبہ تھا تو آج انشاء اللہ تعالیٰ round about 4 to 5 billion ان دو صوبوں پختونخوا اور بلوچستان کے لیے approve ہو جائیں گے۔

Mr. Chairman: Very good. Yes, Pirzada Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! کیونکہ آج منسٹر موصوف موجود ہے اور سہون شریف کا بھی ذکر آیا ہوا ہے اور NHA کا بھی اس سے بہت زیادہ تعلق ہے۔ آپ کے ساتھ ہم نے 10,11 meetings بھی کی تھیں اور سینیٹ کے کروڑوں روپے بھی خرچ ہوئے۔ وہاں پر جو 50 کروڑ روپے کا مسئلہ تھا، وہاں پر چھت وغیرہ غلط بن گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، سوال کیجیے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: سوال یہ ہے کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے تو کیا ان دو سال میں وہ problems حل کر دیے گئے ہیں یا نہیں کیے گئے ہیں کیونکہ ہماری کمیٹی کی دوبارہ سہون شریف میں میٹنگ نہیں ہو سکی۔ تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ ہمیں یہ چیزیں بتا دیں۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! اس کو بڑا seriously take up کیا گیا ہے اور یہ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، چیف ویپ صاحب! آپ کا سوال ؟

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! گزشتہ دور حکومت میں قلات سے کوئٹہ تک پوری سڑک کو ادھیڑ دیا گیا تھا۔ میرے خیال میں چار سے پانچ سال تک ہو گئے ہیں اور ابھی تک وہ سڑک مکمل نہیں ہوئی ہے۔ ہم آئے دن توبہ کر کے وہاں سے گزرتے ہیں اور اس طرح کہتے ہیں کہ شاید واپس نہ آئیں لیکن پھر بھی علاقہ ہے، جانا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ مستونگ سے کوئٹہ تک اس سڑک کو بنانے کا کوئی ارادہ ہے یا جن ٹھیکیداروں نے گھپلا کیا ہے اور بھاگ گئے ہیں حسنین کمپنی والے ان کو بھی کٹہرے میں لانے کا کوئی ارادہ ہے، ان سے پیسے وصول کرنے کا یا ان سے سڑک بنانے کا یا پھر ہم اسی طرح برداشت کرتے رہیں گے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

چوہدری امتیاز صفدر وڑائچ: جناب چیئرمین! معزز رکن یہ ٹھیک بات بتا رہے ہیں۔ ایسے ہی ہے۔ یہ contract حسنین کنسٹرکشن کمپنی کے پاس تھا۔ progress upto mark نہیں تھی۔ جتنا ان کو کام کرنا چاہیے تھا وہ نہیں تھا۔ تو اس کے بعد محکمے نے اس کے خلاف ایکشن لیا اور ان کے contract کو ختم کر دیا گیا۔ اب اس کو دوبارہ sub-let کیا گیا ہے۔ اب انشاء اللہ نیا contractor موقع پر کام شروع کر دے گا۔ دوسرا فنڈز کی بھی constraint تھی۔ جیسا کہ میں نے

پہلے ہاؤس کو بتایا ہے کہ آج وہ پانچ بلین مل جاتا ہے تو یقیناً contractor بھی نیا آگیا ہے اور فنڈز کا بھی مسئلہ حل ہو گا تو اس سڑک پر ہم priority کے ساتھ کام شروع کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Thank you. Next question, Begum Najma Hameed Sahiba.

46. ***Senator Begum Najma Hameed:** Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state the names and addresses of the persons who were provided financial assistance from Pakistan Bait-ul-Mal on the recommendations of the present Minister for Social Welfare and Special Education up to 15th April, 2010 indicating also the amount provided in each case?

Ms. Samina Khalid Ghurki (Minister for Social Welfare and Special Education): Pakistan Bait-ul-Mal has provided financial assistance to 1882 beneficiaries amounting to Rs.13.714 million on the recommendations of the present Federal Minister for Social Welfare and Special Education up to 15th April, 2010.

The names and addresses of the persons who received financial assistance from Pakistan Bait-ul-Mal on the recommendations of the present Minister for Social Welfare and Special Education up to 15th April, 2010 is at Annex-I. The list will also indicate the amount given in each case.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: انہوں نے 1882 لوگوں کی لسٹ رکھی ہے اور اس میں انہوں نے بہت details دی ہوئی ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ہمیں بہت تفصیلی جواب دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، عافیہ ضیاء صاحبہ۔

سینیٹر عافیہ ضیاء: شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں نے منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا ہے کہ آپ کی منسٹری کا بجٹ 2007 میں کتنا تھا اور اب کتنا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح آپ نے بتایا ہے کہ 1882 افراد کو مالی امداد دی گئی ہے۔ تو کیا یہ genuine cases تھے اور اگر genuine cases تھے تو اس میں جو آپ نے تفصیل دی ہوئی ہے اس میں رقم کی تقسیم میں اتنا فرق کیوں ہے؟ کسی کو پانچ ہزار، کسی کو دس ہزار اور کسی کو پندرہ ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔ تو یہ فرق کیوں رکھا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ۔

محترمہ ثمینہ خالد گھرکی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں معزز رکن نجمہ حمید صاحبہ کی بھی مشکور ہوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوئیں اور دوسرا سوال جو محترمہ عافیہ ضیاء صاحبہ نے پوچھا ہے۔ محترمہ! اصل میں یہ ہے کہ اس میں جو آپ نے فرق کا پوچھا ہے وہ یہ ہے کہ case پر depend کرتا ہے کہ انہیں کس طرح کی assistance چاہیے۔ اگر کوئی میڈیکل کیس ہے تو ہم لوگ اس کا جتنا بھی estimate بنتا ہے، کسی بھی حکومتی ہسپتال سے تو اس کے مطابق ہم انہیں assistance دیتے ہیں۔ ایجوکیشن کے بارے میں دیتے ہیں تو پہلے دیکھتے ہیں کہ کتنی فیس ہے لیکن گورنمنٹ کے اداروں میں، پرائیویٹ سیکٹر میں ہم مدد نہیں کرتے لیکن اگر کسی کا general issue ہے جیسا کہ انہی مالی مدد چاہیے، چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، کیونکہ ابھی تک شادیوں کے لیے بیت المال سے کوئی رقم نہیں دی جاتی کہ کوئی خاص رقم مختص کی جائے کہ ہم ان کی مدد کرتے ہیں لیکن generally پھر دیکھتے ہیں اور depend کرتا ہے cases پر کہ disables ہیں تو انہیں دس ہزار روپے دیے جاتے ہیں اور اگر ایک فیملی میں دو سے زیادہ ہیں تو 25,000 روپے سے ان کی مدد کی جاتی ہے۔ تو یہ جو detail 1882 cases کی ہے، یہ میرے پاس پورے پاکستان سے ہے۔ لوگ میرے دفتر میں بھی آجاتے ہیں۔ اس تفصیل میں ہر جگہ کے لوگ ہیں لیکن پنجاب کے اس لیے زیادہ ہیں کیونکہ وہاں کے لوگوں کی مجھ تک approach آسان ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے علاقے کے بھی cases ہیں جیسے اسلام آباد، راولپنڈی اور اس کے گردونواح کے علاقے جیسے اٹک وغیرہ ہیں اور اسی طرح سے خیبر پختونخوا کے کچھ cases ہیں جن کو وزراء صاحبان نے اپنے اپنے علاقوں سے دیئے ہیں، تو انہیں بھی ہم medical assistance دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عافیہ صاحبہ 2007 کے بارے میں پوچھ رہی ہیں، کیا آپ کو اس بارے میں علم ہے؟ اگر نہیں ہے تو ان کو بتلا دیجیئے گا۔ جی حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: محترمہ وزیر صاحبہ نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے لیکن میرا ایک تکنیکی سوال ہے کہ وزیر صاحب کی سفارش پر اور جواب میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ وزیر صاحبہ کی سفارشات پر، انگریزی میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ "recommendation" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ merit نہیں ہے اور جب تک یہ سفارش نہیں کریں گی، لوگوں کو بیت المال سے پیسے نہیں ملیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی وزیر صاحبہ۔

محترمہ ثمینہ خالد گھرکی: انہوں نے بہت ہی اہم سوال کیا ہے۔ میں حاجی عدیل صاحب کا احترام بھی بہت کرتی ہوں کیونکہ یہ بات کی depth میں جاتے ہیں اور اس ایک سوال سے پورے محکمے کی کارکردگی سامنے آ جاتی ہے۔ کس کے لیے recommendation ضروری ہے؟ دیکھیں فرق ہے، عزت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر اس نے آج مجھے اس seat پر بٹھایا ہے تو اس کی اپنی ایک position اور حیثیت ہے اور اس کے مطابق اگر میں decisions لیتی ہوں اور میں دیکھتی ہوں کہ کوئی deserving case میرے پاس چل کر آیا ہے تو میں اس کو بیت المال کو refer کرتی ہوں لیکن یہ through procedure ہی ہوتا ہے۔ چاہے ایک case ہو، میری recommendation پر ہے، میں M.D. بیت المال کو refer کرتی ہوں اور وہ procedure کے تحت ہوتا ہے، پہلے ان کی verification ہوتی ہے پھر اس کے بعد ان کو یہ مدد ملتی ہے۔ میری recommendation سے بس صرف اتنا ہوتا ہے کہ تھوڑا وقت کم لگتا ہے لیکن ہمارے پاس جتنا fund ہوتا ہے اس کے مطابق ہی کرتے ہیں۔ اس سے priority نہیں ہوتی۔ Recommendation means جو میرے دفتر سے جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! مجھے محترمہ وزیر صاحبہ یہ بتائیں کہ یہ مالی امداد صرف صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ کے لیے ہے؟ اس میں بلوچستان کبھی شامل نہیں ہوتا

ہے۔ یہ ہمیں افسوس ہے اور اس سلسلے میں میڈم کو کئی مرتبہ شکایات بھیجی ہیں لیکن اس پر action نہیں لیا گیا۔ اگر آپ کوئی اچھی ruling دے دیں تو بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحبہ۔

محترمہ ثمینہ خالد گھرکی: میرا خیال ہے اسی floor پر میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور ابھی بھی بلوچستان کے حوالے سے میرے پاس مکمل details ہیں کہ ہمارے پاس کتنے cases آئے۔ میں اپنے بھائی کو بتاؤں گی کہ میرا سب سے پہلا visit, اس منصب کو سنبھالنے کے بعد، کوئٹہ کا تھا اور پاکستان بیت المال ہر اس موقع پر کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنی کارکردگی دکھائے اور لوگوں کی مدد کرے۔ جب زلزلہ آیا تھا اس وقت میں نے وہاں پر خود جا کر 500 لوگوں کو دس دس ہزار روپے کے چیک دیئے تھے اور ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اس کو ignore کریں کیونکہ وہ بھی پاکستان کا ایک اہم حصہ ہے لیکن یہ depend کرتا ہے کہ کتنی ہمارے پاس درخواستیں آتی ہیں، کس طرح کے cases ہیں، medical cases بھی بہت ہوئے ہیں، تعلیم کے لیے بھی ہوئے ہیں اور general cases بھی ہم نے کیے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب آپ کا اگلا سوال۔

48. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of sections of each class in the F.G. Jr. Model School, G-10/3, Islamabad;

(b) the number of sanctioned, filled in and vacant posts of teachers in the said School and the time by which the vacant posts will be filled in; and

(c) the steps taken by the Government to post trained graduate teachers in the school?

Sardar Aseff Ahmad Ali (Advisor of Prime Minister for Education): (a) The detail of sections in class in the FG Junior Model School, G-10/3, Islamabad is placed at Annex-A.

(b) Vacancy position of FG Junior Model School, G−10/3, Islamabad working under the administrative control of Federal Directorate of Education, Islamabad is placed at Annex−A.

(c) There is no such proposal to post out TGTs in the same school due to non availability of sanctioned vacant posts.

SECTION DETAIL

S#	CLASS	SECTION
1	Prep	01
2	1	02
3	II	02
4	III	02
5	IV	03
6	V	02
	TOTAL	12

INFORMATION REGARDING TEACHING POSTS OF FGJMS, G-10/3, ISLAMABAD

S#	POST WITH BPS	SANCTIONED	VACANT	REMARKS
1	Headmistress Bps-18	01		
2	Deputy Headmistress Bps-17	02		
3	TGT Bps-16	08		
4	TUGT Bps-14	05		
5	PTI Bps-14	01	01	Seat will be filled till summer vacation
6	MTT Bps-10	01		
7	MTT Bps-09	02		
	TOTAL	20	01	

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Buledi *Sahib*.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں نے F. G. Junior Model School کے حوالے سے یہ پوچھا تھا کہ اس میں اساتذہ کی کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں اور خالی آسامیوں کی تعداد کیا ہے؟ انہوں نے جواب بھی دیا ہے لیکن trained graduate teacher کی تعیناتی کے لیے حکومت نے کیا اقدامات کیے ہیں؟ آصف صاحب! یہاں لوگوں کو بڑی مشکلات ہیں اور داخلوں کا بھی مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: سوال یہ ہے کہ ان کو پر کرنے کے لیے کوئی مقررہ وقت دیں گے کہ ان پر لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی وزیر صاحب۔

سردار آصف احمد علی: جناب چیئرمین! محترم سینیٹر صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں کہ population بہت بڑھ چکی ہے اور demand بھی بہت بڑھ چکی ہے سکولوں کے لیے لیکن capacity تقریباً اتنی کی اتنی ہی ہے۔ اس لیے ہم نے evening shift بھی رکھی ہیں اور کوشش ہماری یہ ہے کہ جتنے بھی بچے ان schools اور colleges میں accommodate ہو سکتے ہیں کیے جائیں۔ Seats کے بارے میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ بہت سے سکولوں میں teachers نہیں ہیں۔ میں نے Federal Directorate of Education کو کہا ہے کہ آپ due process کے ذریعے جلد از جلد جتنی بھی آسامیاں خالی ہیں، ان کو پورا کریں تاکہ teachers کی shortage نہ ہو اور ہم زیادہ سے زیادہ students کو داخلہ دے سکیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر مالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: وزیر صاحب چونکہ ایک intellectual آدمی ہیں، میری ان سے ایک گزارش ہے کہ جو بلوچستان کے Cadet Colleges ہیں، اس خوبصورت کتاب میں تو سب کے نام ہیں لیکن زمین پر ماسوائے تین کے جہاں پر میں گیا ہوں کچھ نہیں ہے۔ ان کو visit کریں۔ میرا اور کوئی ضمنی سوال نہیں ہے بس صرف یہ درخواست ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Dr. Saeeda *Sahiba*.

سینیٹر سعیدہ اقبال: جناب والا! یہ جو G-10/3 کا علاقہ ہے، very poor people are living there اور teachers کی کمی کی وجہ سے وہاں کے بچوں کو بہت مشکلات پیش آرہی ہیں۔ یہ صرف ایک جگہ نہیں ہے کیونکہ کافی عرصے سے اسلام آباد کے Federal Directorate میں کوئی permanent Director General نہیں ہے۔ جب تک permanent Director General نہیں ہوگا، تب تک مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ The lady is very obliging but she is catering for two institutions. لہٰذا وہ difficult ہوجاتا ہے اس کو reach کرنا، اس لیے اس میں خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ- جی وزیر صاحب-

سردار آصف احمد علی: محترمہ نے یہ بات بالکل درست فرمائی کہ اس وقت Director General کی post خالی ہے اور ہم عنقریب appoint کرنے والے ہیں- جناب چیئرمین! اس کی appointment Prime Minister کرتے ہیں-

Mr. Chairman: Thank you. Next question, Dr. Buledi *Sahib*.

49. ***Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that status of Federal Government Junior Model School, G−10/3, Islamabad changed as Islamabad Model School in the year 2009 has now been reversed, if so, its reasons?

Sardar Aseff Ahmad Ali: No, there was no change in the status of Federal Government Junior Model School, G−10/3, Islamabad. It was functioning as Junior Model School in 2009 and presently there is no change of status of the said institution.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: سوال یہ کیا گیا تھا کہ F.G. Junior Model School کی حیثیت بڑھائی گئی تھی اور اس کو Islamabad Model School میں تبدیل کیا گیا تھا اور اس کے بعد پھر اس کو واپس کر دیا گیا- یہ کیوں ہوا؟ بتایا یہ گیا ہے کہ 'جی نہیں، F.G. Junior Model School کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی، یہ سال 2009 سے بطور Junior Model School کام کر رہا تھا اور اس ادارے کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی-

جناب چیئرمین: آپ سوال کر لیجیئے-

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں- میں سمجھتا ہوں کہ شاید نچلے عملے نے ہمارے وزیر صاحب کو صحیح نہیں بتایا- میرے پاس یہ کاغذات موجود ہیں، F. G. Junior Model School کو Islamabad Model School میں تبدیل کر دیا گیا

تھا 08-2007 میں۔ 2008 میں Directorate of Education کی طرف سے جو داخلے کے اشتہارات دیے گئے اس میں بھی اسلام آباد ماڈل سکول لکھا گیا۔ جناب والا! جو اس کا main gate ہے اس پر sign board تبدیل کر کے اس پر بھی اسلام آباد ماڈل سکول لکھا گیا۔ پھر بچوں کو جو badges دیے گئے، کلاس ڈائری، فیس کارڈ، امتحانی پرچے، ان پر بھی اسلام آباد ماڈل سکول لکھا گیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کو ماڈل سکول بنایا گیا تھا اور اس کے بعد اس کو واپس کر دیا گیا ہے جبکہ جواب یہ ہے کہ یہ نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح information نہیں دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی پتا کر لیتے ہیں۔ جی وزیر صاحب۔

Sardar Asef Ahmed Ali: Mr. Chairman, I stand by the answer given.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی پیرزادہ صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: جناب چیئرمین! یہ کمیٹی میں پیش ہوا تھا۔ جب سے junior model school کو Islamabad Model School بنایا گیا تھا، اس کے بعد بھی یہ پہلی والی حالت میں چلتا رہا۔ نہ اس کے syllabus میں کوئی تبدیلی آئی، نہ اس کو کوئی مزید اساتذہ دئیے گئے، نہ کوئی facilities دی گئیں۔ اب کیا صورتحال ہے مجھے معلوم نہیں لیکن دوبارہ اس کو اس طرف کیا گیا ہے تو کم از کم اس کو وہ facilities تو دی جائیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے تو ہمیں بہت زیادہ امیدیں ہیں۔

Mr. Chairman: Next question. Mashhadi *Sahib.*

51. *Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Education be pleased to state the number of foreign scholarships unutilized during the year 2008-09 indicating also the reasons for not utilizing the same?

Sardar Aseff Ahmad Ali: 61 scholarships under Cultural Exchange Programme of Ministry of Education remained unutilized during the year 2008 - 2009. Year wise break up of the unutilized scholarships is as under:—

2008	32
2009	29

Reasons for not utilizing the scholarships are as follows:

(i) The final selection is vested with the donor countries and they are not bound to select 100 % nominations of the Government of Pakistan,

(ii) The finally selected students may regret to avail the scholarship at the last stage due to their personal, reasons, primarily because:

The selection process almost takes one year time from the date of advertisement to the actual date of joining of the scholars in the University / Institution. In the meantime, some students join the job and some prefer to go to more attractive countries like UK, USA and Canada etc.

Generally, the Non-English speaking countries offer the cultural scholarships, whereas our students prefer English-speaking countries for their higher studies.

Despite provision of additional subsidy from the Government of Pakistan, the amount of cultural scholarships offered by the donor countries is not attractive,

Cultural scholarships are mostly offered by the under-developed countries, which has never been the desired destination of the meritorious students.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman, I would like to ask the honourable Advisor that out of 61 scholarships, which have not been utilized,

what percentage were rejected by the donor countries itself and what percentage of the students refused to go? Secondly, although these scholarships are from non−English speaking countries, what efforts are being made by the Ministry of Education, because now we have a very dynamic advisor to get better scholarships from better countries. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سردار آصف احمد علی: جناب چیئرمین! محترم سینیٹر صاحب نے درست فرمایا ہے کہ بہت سی scholarships میں یا تو وہ جو nominations ہوتی ہیں وہ select نہیں کیے جاتے یا پھر جو select ہوجاتے ہیں وہ ان ملکوں میں جانا نہیں چاہتے۔ بہت سی وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی ایک وجہ language کا issue ہے۔ اب کئی ایسے ملک ہیں جن کی languages یہاں اتنی popular نہیں ہیں جیسے رومانیہ، چائنہ یا ترکی میں language کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور پھر scholarships کی جتنی وہ رقوم دیتے ہیں وہ کم ہیں، اس وجہ سے یہ ایک disincentive ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ بہت سے ایسے students ہیں جن کو scholarships مل جاتی ہیں اور انہوں نے مغربی یونیورسٹیز میں یعنی برطانیہ، امریکہ، کینیڈا یا آسٹریلیا apply کیا ہوتا ہے تو جیسے ہی انہیں وہاں scholarship یا داخلے مل جاتے ہیں تو پھر ان scholarships کو وہ surrender کر دیتے ہیں تو یہ ساری مختلف reasons ہیں جس کی وجہ سے پوری طرح utilization نہیں ہے۔ سینیٹر صاحب کے سوال کا آخری حصہ تھا کہ ہم کیا کوشش کر رہے ہیں، کوئی اور ملک scholarship ہمیں دیے تو میں ان کو اتنا ضرور عرض کر دوں گا کہ ایسی کوئی مہم نہیں ہے ہم کوئی ایسی campaign نہیں چلا رہے مگر جب بھی میں کسی diplomat سے ملتا ہوں یا ambassador سے یا باہر کہیں جاتا ہوں تو میری حتی الواسع کوشش ہوتی ہے کہ ایک تو education پر MOU ہو اور اس ملک کے ساتھ ہماری education میں cooperation کا ایک آغاز ہو۔ ترکی کے ساتھ بھی اس طرح ہوا ہے اور بھی ملکوں کے ساتھ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ thank you sir.

جناب چیئرمین: جی، پیرزادہ صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: جناب چیئرمین! جو scholarships استعمال نہیں ہوتے اور جو لوگ نہیں جاتے ہیں، منسٹر صاحب نے اس کی بڑی اچھی وجوہات بتائی ہیں لیکن میرے تجربے کے مطابق اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جن ممالک کے ساتھ ہمارے cultural exchange scholarships کا معاہدہ ہوتا ہے تو پاکستان ان کو پوری facilities مہیا کرتا ہے لیکن جب ہمارے students وہاں جاتے ہیں تو ان کو نہ scholarship ملتا ہے، تیسرے نمبر پر scholarship ملتا ہے جو وہاں local لوگوں کو تھوڑا سا مل رہا ہوتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: پیرزادہ صاحب سوال کر لیجئے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: سوال یہ ہے کہ اس کے بارے میں آپ سفارت خانوں کو کیوں alert نہیں کرتے ہیں کہ وہاں جب students کو تکلیف ہو تو سفارت خانے اس کی مدد کریں۔ میں چوتھی وجہ بتا رہا ہوں جو محترم وزیر صاحب نے نہیں بتائی کہ جب ان کو مل جاتا ہے اور جب ان کو رپورٹ ملتی ہے کہ وہاں behavior صحیح نہیں ہے اس لیے وہ انکار کر دیتے ہیں لہذا آپ اپنے سفارت خانوں کو alert کر دیتے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Minister *Sahib*. More of a statement than a question and suggestion. Next question.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: منسٹر صاحب سے میرا سوال ہے کہ foreign total scholarships offer کی گئیں ہیں وہ کتنی تھیں؟

جناب چیئرمین: جی۔

سردار آصف احمد علی: جناب! اس کا figure ہم نے دیا ہوا ہے۔

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Sir, I am talking of the total foreign scholarships offered.

Sardar Aseff Ahmad Ali: I will let the Senator know. He does not have to ask another question.

Mr. Chairman: Please inform him.

سردار آصف احمد علی: میں information ضرور دے دوں گا۔

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Another question, because I just wanted a rough idea that what is the unutilized against the utilized that is why I was asking that question.

Mr. Chairman: Do you have the information right now Minister Sahib?

Sardar Aseff Ahmed Ali: We have information on the unutilized. Unutilized in 2009 were 29.

جناب چیئرمین: یہ utilized ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: یہ انتخابات میں ہوتا ہے۔ selection کا ترجمہ انتخابات نہیں ہوتا الیکشن کا ہوتا ہے۔ تو یہ غلطی کون کرتا ہے۔ آپ کے department میں ؟

جناب چیئرمین: اس کو ٹھیک کرالیتے ہیں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: چیئرمین صاحب ! My question was pertinent because I wanted to know.

Mr. Chairman: He does not have the answer right now. He is looking at the answer and as he gets it he will let you know. He does not have the answer right now. I agree that your questions are very pertinent. Next question, Ismail Buledi Sahib.

52. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Islamabad Model Colleges for Boys and Girls are conducting evening classes, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to discontinue the said classes?

Sardar Aseff Ahmad Ali: (a) A total No. of 17 Islamabad Model Colleges (IMCs) are conducting evening classes.

At present 20 Islamabad Model Colleges under the administrative control of Federal Directorate of Education, Islamabad are providing quality education at very affordable rates. Hence there is immense public pressure for admissions from Class Prep to College level for the children of Government Servants/residents of ICT. In order to facilitate these admissions, 17 IMCs manage evening shift at the school and college level.

(b) There is no proposal under consideration of the Government to discontinue the said classes due to lack of infrastructure facilities. However, steps are being taken to establish new IMCs and enhancement of existing building i.e. construction of new class rooms to accommodate the students of evening shift in morning.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جی، ایک تو یہ ہے کہ سردار آصف صاحب سے سوال ہے کہ بلوچستان اس سے بالکل محروم ہے۔ جب ہماری باری آتی ہے تو کہتے ہیں کہ آپ کے forms late پہنچے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ تو مجھے افسوس ہے اس کو check کریں اور سیکرٹیری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے جو سوال کیا ہے۔ اسلام آباد ماڈل کالجز میں طلباء و طالبات کے لیے شام کی کلاسز ہوتی ہیں، ان کو ختم کرنے کا کوئی پروگرام ہے اور اگر ایسا ہے تو ہمیں بتائیں۔ جناب چیئرمین! انہوں جو جواب دیا ہے آپ کو پتا ہے کہ اسلام آباد میں بہت غریب لوگ اپنے بچوں کو داخلہ۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! یہی ہے کہ یہ بہت اہم سوال ہے اور غریبوں کا اس میں بڑا interest ہے۔ ہم اور آپ 20/30 ہزار فیسیں دے کر بچوں کر پڑھا سکتے ہیں

لیکن ایک SO اور ایک کلرک اپنے بیٹے کو داخل کرانے کے لیے، مجھے کسی کو داخلہ کرانے کے لیے چار دفعہ جانا پڑا۔ وہ ان کو داخلہ نہیں دیتے اور یہ ذہنی torture ہے۔ وہ جب گھر میں جاتے ہیں تو ان کے بچے تھپڑ مارتے ہیں کہ آپ اپنے بچے کو داخلہ نہیں کروا سکے۔ شام کے وقت بھی کتنی کلاسز یہاں show کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ سہولت کی کمی کی وجہ سے وہ نہیں کر رہے ہیں۔ Asif Sahib is very hard working advisor ہم امید کرتے ہیں کہ ابھی وقت ہے کہ وہ پرائم منسٹر صاحب کو کہیں کہ جتنے کالجز ہیں ان میں class rooms بنائے جائیں ان کی تعداد بڑھائی جائے۔ یہ شام کی جو shift ہے اور جن لوگوں کو morning shift میں داخلہ نہیں مل رہا ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لیے کیا طریقہ کار ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ منسٹر صاحب جواب دیجئے۔

Sardar Aseff Ahmad Ali : First of all, Mr. Chairman, I am all well by the kind remarks that have been passed about me and I feel very honoured and grateful to the honourable Senator.

Mr. Chairman: Dr. Buledi is a very kind man.

سردار آصف احمد علی: ان کی بات بالکل درست ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں آپ میرا پارلیمنٹری ریکارڈ دیکھ لیجئے میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا،

جناب چیئرمین: جی مجھے پتا ہے۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: I never tried to cover up my Ministry.

یہ درست ہے کہ اسلام آباد میں admission کے لیے بہت pressure ہے اسی لیے ہی ہم نے evening sessions شروع کیے ہیں اور evening sessions شروع کرنے کے باوجود pressure بہت زیادہ ہے تو کچھ students کو ہمیں return کرنا پڑتا ہے جب تک ہم نئی facilities نہ بنائیں۔ میں ایک request کروں گا جو students شام کے sessions میں ان کو admission تو ملتی ہے وہ پھر ہمارے مہربان MNAs اور Senators صاحبان کے پاس آتے ہیں کہ شام سے ہمیں صبح کی شفٹ میں کر دیں تو پھر صبح کی شفٹ میں تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ کلاسز میں جگہ نہیں رہتی تو میں Senators or MNAs صاحبان سے درخواست

کروں گا کہ یہ جوان کی سفارش ہے یہ میرے لیے ایک بڑی مشکل پیدا کرتی ہے۔ انہوں نے جو فرمایا ہے انشاءاللہ we are trying to increase the capacity of the whole system in ICT area اور آئندہ سالوں میں یہ دقت نہیں ہو گی۔

Mr. Chairman : Next question, last question Mr. Khalid Soomro.

بس دو منٹ رہ گئے ہیں۔ میں یہ last question کر لینا چاہتا ہوں۔

54. ***Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro:** Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the details of services being provided by Pakistan Bait-ul-Mal;

(b) the number of departments/institutions working under the administrative control of Pakistan Bait-ul-Mal; and

(c) the amount spent by Pakistan Bait-ul-Mal during the last ten years with head-wise break up?

Ms. Samina Khalid Ghurki: (a) The following services are being provided by Pakistan Bait-ul-Mal:

1. Individual Financial Assistance (IFA).
    - IFA-Medical
    - IFA-Education
    - IFA-General
    - IFA-Special Persons
    - IFA-Wheel Chairs, White Cane & Hearing Aids.
2. Child Support Programme (CSP).
3. Institutional Rehabilitation through NGOs.
4. National Centre for Rehabilitation of Child Labour (NCRCL)
5. Vocational Dastkari Schools (VDS)

6. Langer Programme.

7. Pakistan Sweet Homes (Orphanages)

8. Pakistan Homes (Senior Citizen Homes)

(b) The detail of departments/ institutions working under the administrative control of Pakistan Bait-ul-Mal is as under:—

i.	Provincial / Regional Offices	05
ii.	District Offices.	137
iii.	Deptt. under Head Office	07
iv.	Pakistan Sweet Homes.	13
v.	Pakistan Homes	01
vi.	NCRCL	159
vii.	VDS	157
	Total:-	479

(c) Amount spent by Pakistan Bait-ul-Mal during last 10 years is at Annex-I.

Annexure-I

PAKISTAN BAIT-UL-MAL

EXPENDITURES INCURRED SINCE LAST 10 YEARS FROM 1999-2000 TO 2009-10 (31-03-2010)

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	(31-3-10)	GRAND TOTAL
	1999-2000	2000-01	2001-02	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	
1 Food Support Programme												
a) F.S.P. (Beneficiaries)	31.219	1,251.917	1,809.624	1,042.455	2,061.125	2,760.000	2,181.740	2,084.920	2,040.780	2,770.120	-	18,033.900
b) Service Charges of F.S.P.	21.180	30.236	24.873	3.548	1.813	5.192	22.436	6.900	12.700	11.910	1.973	142.761
Total of FSP	52.399	1,282.153	1,834.497	1,046.003	2,062.938	2,765.192	2,204.176	2,091.820	2,053.480	2,782.030	1.973	18,176.661
2 Child Support Programme								14.447	18.340	36.770	27.046	96.603
3 Individual Financial Assistance	32.842	51.715	35.276	129.234	228.606	368.486	595.088	398.207	887.524	677.700	1,413.340	4,818.018
4 Projects	24.720	29.112	41.516	70.287	94.083	151.074	215.999	299.400	366.927	339.190	271.877	1,904.185
5 Endowment Fund (Institutional Rehabilitation for NGOs)			12.135	20.197	40.538	82.953	89.579	50.060	39.362	57.930	30.885	423.639
6 Sub. to Bugti Tribes		5.400	16.200	18.462	5.661	20.951	62.458	63.111		11.760	-	204.003
7 Wheel Chair, SF & Nutrition										30.570	102.014	132.584
8 Larkana Housing Scheme			4.985	0.118	2.335	0.036	0.022	0.031	2.840		-	10.367
9 Burn Centre							50.000	50.000	50.000	110.000	-	260.000
10 PM Relief for Bosnia											-	-
11 PM Kidney Centre	160.000	100.000	150.000	50.000							-	460.000
12 Bounded Labour		100.000									-	100.000
13 IDPs EXPENDITURE										498.310	93.784	592.094
14 DEVELOPMENT EXP.										8.728	1.903	10.631
15 Natural Clamities/Lunger										3.950	34.073	38.023
16 Administration	28.690	30.864	48.165	85.868	110.695	117.325	147.939	178.071	210.040	326.070	293.738	1,577.465
GRAND TOTAL:	296.651	1,599.244	2,142.774	1,420.169	2,544.856	3,506.017	3,365.261	3,145.147	3,628.513	4,883.066	2,270.634	28,804.274

Mr. Chairman: Any supplementary?

آپ question quickly کیجئے۔ ختم ہونے میں ایک منٹ رہ گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب چیئرمین! جو میں نے ان سے تفصیل مانگی تھی مجھے وہ تفصیل مہیا کر دی گئی ہے صرف اس میں خرچ کی جو تفصیل دی ہے اس کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ نمبر ۴ پر جو پراجیکٹ پر خرچ کیا گیا ہے۔ 1900 ملین یہ کون کون سے پراجیکٹ ہیں اور کہاں کہاں پر ہیں۔ بالکل آخری حصے پر اور نمبر ۸ پر لاڑکانہ ہاؤسز سکیموں کے حوالے سے خرچ کیا گیا ہے دس ملین کا یہ کیا کام ہوا؟ کہاں ہوا؟ اس کی تفصیل۔ نمبر ۹ پر برن سنٹر کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ 260 ملین خرچ کیے گئے کہاں پر، کون کونسے بن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ آپ کے پاس منسٹر صاحب اس وقت detail ہے۔ جی۔

محترمہ ثمینہ خالد گھرکی: ہمارا food support پروگرام ہے۔ اس کے لیے ہمارے NCRCL schools ہیں جنہیں labour schools کہتے ہیں، جن میں بچے پڑھتے ہیں۔ Vocational دستکاری سکول ہیں۔ اس میں ہمارا Pakistan Sweet Home ہے۔ یہ Senior citizens کے لیے ہمارا ایک ہی ادارہ ہے۔ اس پر کام ہو رہا ہے لیکن ہم نے سہالہ میں ایک ہی شروع کیا ہے۔ اس کے لیے ہم rehabilitation کرتے ہیں۔ انہوں نے لاہور میں برن سینٹر کے بارے میں تفصیل پوچھی ہے۔ وہ تقریباً تیار ہو چکا ہے۔ اس میں پنجاب حکومت نے بھی contribute کیا ہے۔ میرے خیال میں اسے جلد ہی operational کر دیں گے، اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کے بارے میں ہمیں کوئی doubt ہو۔ وہ پاکستان کا سب سے بڑا سینٹر ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: محترمہ سے یہ سوال پوچھنا ہے کہ جوابات میں یہ لکھا ہے کہ پاکستان بیت المال کے زیر اہتمام محکموں کی کل تعداد چار سو اناسی ہے۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! جلدی سے پوچھ لیجیے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جلدی سے ہی پوچھ رہا ہوں۔ ان پر اس سال دو کروڑ اٹھاسی لاکھ چار ہزار دو سو چوہتر کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ میں نے حساب لگایا ہے کہ ایک ادارے پر ساٹھ ہزار روپے سے کچھ کم خرچ ہوا ہے۔ اتنے کم خرچ میں آپ کے ادارے کیسے چل رہے ہیں؟ اگر ساٹھ ساٹھ ہزار روپے آپ نے دینے ہیں تو اتنے اداروں کی ضرورت کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی۔

محترمہ ثمینہ خالد گھرکی: اس کے لیے میں تفصیل سے بتاؤں گی۔ ہم نے اپنے ایک فوڈ پروگرام کو روکا ہے۔ اس کے لیے ہم نے ہر ڈسٹرکٹ میں اپنے ادارے بڑھا دیے ہیں۔ ہمارے 137 district officers ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ ادارے ہر جگہ پر ہوں۔ نادرن ایریا اور ہر علاقے میں ہمارے لوگ موجود ہیں تاکہ ان کو جس قسم کی بھی assistance کی ضرورت ہو، وہ مل

جائے۔ یہ ادارے تین افراد پر مشتمل ہیں۔ اس میں ایک ١٦ گریڈ کا آفس انچارج ہے، اس کے ساتھ پانچ گریڈ کا جونیئر کلرک ہے۔ ان کے علاوہ ایک فرد اور ہوتا ہے۔ ان اداروں میں تین تین افراد ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ پورے پاکستان میں ہمارے لوگ موجود ہوں۔ یہ ہم نے فوڈسپورٹ پروگرام کے لیے شروع کیے تھے۔ اب ہمارے فوڈسپورٹ پروگرام کو روک دیا گیا ہے لیکن ابھی ہم نے ان offices کو بند نہیں کیا۔

Mr. Chairman: Thank you. [2]Question hour is over.

(مداخلت)

"UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY"

2. Senator Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the estimated cost for provision of Quality Education opportunities for students of Balochistan and FATA and 3 PMUs; and

(b) the amount allocated by the Government for the said scheme in PSDP 2009-10 and the amount released and spent so far?

Reply not received.

Mr. Chairman: Now we will take Leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ منسٹر صاحبہ سے پوچھ لیجیے گا۔ ڈاکٹر صاحب شکریہ۔ جناب ایس ایم ظفر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ سات مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

---

[2] *[The questions Hour is over the remaining questions and their replies will be taken as read and placed on the table of the House]*

جناب چیئرمین: جناب وسیم سجاد صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ سات مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب گل محمد لاٹ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ تیس اپریل تا پانچ مئی اور آج مورخہ سات مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Papers to be laid Item No.3. Shah Sahib, please move item No.3.

Laying of Report on Disaster Management Authority 2009

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, I beg to lay before the Senate the Annual Report of the National Disaster Management Authority for the year 2009.

Mr. Chairman: The report stands laid. We may now resume discussion on the President's address.

جی پروفیسر صاحب! آپ تقریر کریں گے۔ بسم اللہ کیجیے۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Before he starts, I want to say that Mr. Speaker from Afghanistan has come here and we have to attend him.

جناب چیئرمین: پھر adjourn کر لیں۔ افغان اسمبلی کے سپیکر آئے ہوئے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں صرف ایک اہم مسئلہ اٹھانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ Tuesday کو تقریر کر لیں۔ ہاؤس کو ابھی adjourn کر لیں؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ایک منٹ۔

جناب چیئرمین: جی ضرور۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈان ٹی وی کے جرنلسٹ اعزاز سید کے گھر میں جنوری ۲۰۱۰ء میں توڑ پھوڑ کی گئی تھی اور آج رات دو بجے ان کے گھر پر پھر فائرنگ ہوئی ہے۔ دروازے اور دیوار پر گولیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ بڑا serious مسئلہ ہے اور جنوری میں، میں نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے اس سلسلے میں کوئی کام نہیں کیا اور رات کو پھر ان کے گھر پر حملہ ہوا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اسے نوٹ کر لیں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب please اسے نوٹ کر لیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: ہم پتا کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب آپ کا کوئی پوائنٹ ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جی۔ OGDCL کے بارے میں، میں نے گزارش کی تھی۔ کافی عرصے سے ہزاروں ملازمین بیچارے دربدر پھر رہے ہیں۔ تین مرتبہ ہمارے فیڈرل منسٹر سید نوید قمر صاحب نے پریس کانفرنسوں کے ذریعے اناؤنس بھی کیا ہے کہ کچے ملازمین کو پختہ کیا جائے گا، regular کیا جائے گا، contract system کو ختم کیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔ آٹھ سال سے کام کرنے والے ملازمین کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ OGDCL کی تمام fields سے، جن میں پنجاب بھی ہے، سندھ کے اکثر اضلاع میں، قادر پور گیس فیلڈ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ یہاں OGDCL کے ہیڈ آفس کے گیٹ پر عرصے سے ملازمین دھرنا دیے ہوئے ہیں۔ تین دفعہ منسٹر کی یقین دہانی کے باوجود ان کی ایڈمنسٹریشن ان کے ساتھ انصاف نہیں کر رہی۔ میں یہ التماس کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب سے کہہ دیا جائے کہ ان کے اپنے کیے ہوئے وعدے کے مطابق، ان ملازمین کو جن کو آٹھ سال سے regular نہیں کیا جا رہا، ان کو regular کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: دیکھ لیتے ہیں۔ شاہ صاحب اس کو ذرا دیکھ لیجیے گا۔ جی ایڈوائزر صاحب۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: جناب چیئرمین! ہاؤس کے لیے، ہمارے لیے بھی اور ملک کے لیے بھی، اوورسیز پاکستانیوں کے لیے بھی ایک خوشخبری ہے۔ آپ کو علم ہے کہ برطانیہ میں انتخابات ہو رہے ہیں اور اس کے نتائج آ رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ گلاسکو سے ہمارا ایک نوجوان سرور اپنے والد کی سیٹ پر کامیاب ہو گیا ہے اور خالد محمود نے لیبر پارٹی کی طرف سے اپنی سیٹ hold کی ہے۔ آزاد

کشمیر کے ایک اور نوجوان بیرسٹر عطاء الرحمان چشتی نے پہلی مرتبہ ٹوری پارٹی سے سیٹ جیتا ہے۔ عطاء الرحمان اور میں نے ایک ساتھ، اس نے اکیس سال کی عمر میں اور میں نے چھپن سال کی عمر میں bar at law ایک سال میں کیا۔

جناب چیئرمین: ماشاء اللہ۔

نوابزادہ غضنفر علی گل: اس کے ساتھ ایک بات اور بھی ہے کہ عطاء الرحمان چشتی نے محترمہ کے ساتھ لندن میں کام کیا ہے۔ وہ ہماری پارٹی کا ورکر تھا۔ اس کے والد آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن رہے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ہمارا ہاؤس ان سب کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دے۔ اور بھی چیزیں آنے کا امکان ہے۔

جناب چیئرمین: رزلٹ آنے دیں۔ انہیں مکمل ہونے دیں۔

The House stands adjourned to meet again on Monday the 10th May, 2010 at 4.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 10th May, 2010 at 4.00 p.m.]